ISSN: 2410-9843
مسلسل اشاعت کے 22 سال
www.muqaami.pk

MONTHLY Muqaami Hakoomat LAHORE

چیف ایڈیٹر ڈاکٹر بلال ظفر
مینجنگ ایڈیٹر نعیم ثاقب

ماہنامہ
مقامی حکومت
لاہور

270 | جلد نمبر 23 | شمارہ نمبر 06 | مارچ 2026ء

پنجاب بھر میں موٹر سائیکل سواروں کے لئے

سستا پیٹرول اور پبلک ٹرانسپورٹ میں مفت سفر کی سہولت

مہنگائی کے بوجھ تلے دبے عوام کے لیے وزیرِاعلیٰ پنجاب مریم نواز کا بڑا ریلیف پیکج

نعیم ثاقب

عالمی منڈی میں تیل کی قیمتوں میں اضافہ، روپے کی قدر میں کمی، اور ٹیکسوں و پٹرولیم لیوی کی بلند شرح نے پاکستان میں پیٹرول کی قیمتوں کو غیر معمولی حد تک بڑھا دیا ہے۔ پاکستان کی ملکی ضروریات کے لئے زیادہ انحصار درآمدی ایندھن پر ہی کیا جاتا ہے اور جب عالمی سطح پر خام تیل مہنگا ہوتا ہے تو اس کا براہِ راست اثر مقامی قیمتوں پر بھی پڑتا ہے۔ حالیہ ایران۔امریکہ جنگ کے باعث جب پیٹرول کی قیمت 458 روپے فی لیٹر سے تجاوز کر گئی تو اس نے عام آدمی، خاص طور پر متوسط اور کم آمدنی والے طبقے کی زندگی کو شدید متاثر کیا۔ ان حالات میں پنجاب کی وزیرِاعلیٰ مریم نواز کی جانب سے 124 ارب روپے کے بڑے ریلیف پیکج کا اعلان کیا گیا ہے، جس کا مقصد عوام کو فوری سہولت فراہم کرنا اور مہنگائی کے اثرات کو کم کرنا ہے۔ اس پیکج کا اہم حصہ موٹر سائیکل سواروں کے لیے سستا پیٹرول ہے، جس کے تحت 70 سے 125 سی سی بائیکس پر فی لیٹر 100 روپے تک رعایت (ماہانہ 20 لیٹر تک) دی جا رہی ہے، یعنی تقریباً 2 ہزار روپے ماہانہ بچت۔ اس کے لیے ڈیجیٹل رجسٹریشن اور کیو آر کوڈ کا نظام رکھا گیا ہے، جبکہ زیادہ افراد کو شامل کرنے کے لیے موٹر سائیکل ٹرانسفر فیس بھی ختم کی گئی ہے۔

ریلیف پیکج کا دوسرا اہم پہلو پنجاب بھر کے عوام کے لئے پبلک ٹرانسپورٹ کو مفت کرنا ہے۔ لاہور اور دیگر شہروں میں سرکاری بسوں اور میٹرو سروسز میں سفر مکمل طور پر مفت کر دیا گیا ہے۔ شہری صرف اپنا شناختی کارڈ دکھا کر جبکہ طلبا اپنا اسٹوڈنٹ کارڈ دکھا کر اس سہولت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ روزانہ لاکھوں افراد اس اقدام سے مستفید ہو رہے ہیں، جس سے مہنگائی میں پسی ہوئی عوام کے سفری اخراجات میں نمایاں کمی آئی ہے۔ پیٹرول سستا کرنے اور مفت سفر کے ساتھ پنجاب حکومت نے ٹرانسپورٹ کے شعبے کو بھی سہارا دیا ہے تاکہ ایندھن کی مہنگائی کا بوجھ عوام پر نہ پڑے۔ اس مقصد کے لیے ٹرانسپورٹ آپریٹرز کو ماہانہ سبسڈی دی جا رہی ہے تاکہ وہ کرایے نہ بڑھائیں۔ اس سے نہ صرف سفر سستا رہتا ہے بلکہ اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں اضافے کو بھی کسی حد تک روکا جا سکتا ہے اور لاکھوں افراد کا روزگار بھی محفوظ رہتا ہے۔

کسانوں کے لیے متعارف کرایا گیا خصوصی پیکج بڑھتے ہوئے زرعی اخراجات کو کم کرنے کی ایک اہم کوشش ہے۔ اس کے تحت گندم کی کٹائی کے دوران ڈیزل پر فی لیٹر تقریباً 150 روپے سبسڈی (10 لیٹر فی ایکڑ تک) دی جا رہی ہے، جبکہ 25 ایکڑ تک زمین رکھنے والے کسانوں کو فی ایکڑ 1500 روپے نقد امداد فراہم کی جا رہی ہے۔ اس سے تقریباً 40 لاکھ کسان مستفید ہو رہے ہیں اور اس مقصد کے لیے قریب 23 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔ یہ اقدامات نہ صرف کسانوں کو سہارا دیتے ہیں بلکہ زرعی پیداوار اور خوراک کی قیمتوں کو بھی مستحکم رکھنے میں مددگار ہیں۔

اگرچہ وزیرِاعلیٰ پنجاب کے سستا پیٹرول اور مفت ٹرانسپورٹ پیکج کو عوامی سطح پر مثبت انداز میں دیکھا جا رہا ہے، تاہم اس کے نفاذ میں کچھ چیلنجز بھی موجود ہیں۔ دیہی علاقوں اور چھوٹے شہروں میں ٹیکنالوجی تک محدود رسائی، سبسڈی کے شفاف استعمال کو یقینی بنانا، اور صوبائی بجٹ پر اس کے طویل مدتی اثرات ایسے پہلو ہیں جن پر مسلسل توجہ درکار ہے۔ تاہم حکومت نے ایس ایم ایس اور ہیلپ لائن جیسے متبادل ذرائع فراہم کر کے ان مسائل کو کافی حد تک کم کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ ریلیف پیکج دراصل ایک ایسی کوشش ہے جس کے ذریعے حکومت براہِ راست عوام تک فائدہ پہنچانا چاہتی ہے۔ اگر اس پر مؤثر اور مستقل عملدرآمد جاری رہا تو یہ نہ صرف پنجاب کے عوام کو وقتی ریلیف فراہم کرے گا بلکہ عوامی فلاح کے ایک پائیدار ماڈل کی بنیاد بھی بن سکتا ہے۔

> عالمی منڈی اور مقامی معاشی دباؤ نے پیٹرول کی قیمتوں کو اس سطح تک پہنچا دیا جہاں عام آدمی کے لیے سفر بھی مشکل ہو گیا۔

سندھ میں پیٹرول کی مہنگائی سے نمٹنے کی حکمت عملی

عوام کو نظرانداز کرتے ہوئے ٹرانسپورٹرز کو براہِ راست ریلیف دینے کا فیصلہ

بس مالکان نے حکومتی ہدایات کے باوجود کرایے کم نہیں کیے بلکہ پہلے سے زائد کرایہ وصول کرنا جاری رکھا۔

شہریار جنجوعہ

پاکستان بھر میں جب پیٹرول کی قیمت 458 روپے فی لیٹر سے تجاوز کر گئی تو صوبائی حکومتوں پر عوام کو ریلیف دینے کا دباؤ بے حد بڑھ گیا۔ پنجاب نے تو مہنگائی کا سامنا کرنے کے لیے بائیکرز کو براہِ راست سو روپے فی لیٹر سبسڈی دینے کا اعلان کیا اور میٹرو بسوں کو مفت کر دیا لیکن سندھ نے ایک مختلف راستہ اختیار کیا ہے اور وزیرِ اعلیٰ مراد علی شاہ کی جانب سے بھی عوام کے لیے ایک ریلیف پیکیج کا اعلان کیا گیا ہے لیکن تنقیدی نظر سے دیکھا جائے تو یہ پیکیج عوام کی بجائے ٹرانسپورٹرز کو زیادہ فائدہ پہنچاتا ہے۔ سندھ حکومت نے بجائے اس کے کہ عوام کو براہِ راست سبسڈی دے، ٹرانسپورٹرز کو ماہانہ اربوں روپے کی خطیر رقم فراہم کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہ وہی ٹرانسپورٹرز ہیں جنہوں نے ماضی میں بار بار کرایوں میں اضافہ کیا اور عوام کو پہلے ہی تنگ کیا ہوا ہے۔

تفصیلات کے مطابق سندھ حکومت نے بسوں، منی بسوں اور کوچز کے مالکان کو 240,000 روپے ماہانہ تک سبسڈی دینے کا اعلان کیا، جبکہ شہری بسوں کو 100,000 روپے، لمبی روٹس پر چلنے والی بسوں کو 1.08 ملین روپے تک، اور ٹرکوں کو 70 سے 80 ہزار روپے ماہانہ دینے کا وعدہ کیا۔ اس پیکیج کا تخمینہ ماہانہ 2.15 ارب روپے ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا یہ سبسڈی واقعی عوام تک پہنچتی ہے۔ ڈان اخبار کی 9 اپریل 2026 کی رپورٹ کے مطابق، کراچی میں زیادہ تر بس مالکان نے حکومتی ہدایات کے باوجود کرایے کم نہیں کیے بلکہ پہلے سے زائد کرایہ وصول کرنا جاری رکھا۔ وزیرِاعلیٰ سندھ مراد علی شاہ نے ان کے خلاف کارروائی کی دھمکی تو دی، جو صرف دھمکی ہی ثابت ہوئی لیکن عملی طور پر کوئی سخت اقدام نظر نہیں آیا۔ نتیجتاً عوام وہی مہنگے کرایے ادا کرنے پر مجبور ہیں، جبکہ ٹرانسپورٹرز کو حکومت سے دوہرا فائدہ ہو رہا ہے۔ ایک تو وہ سبسڈی کی صورت میں حکومت سے پیسے وصول کر رہے ہیں، دوسرا عوام سے غیر قانونی زائد کرائے وصول کر کے انہیں دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ سندھ حکومت نے بائیکرز کو براہِ راست پیٹرول پمپ پر ریلیف دینے کی بجائے ان کے بینک اکاؤنٹس میں 2,000 روپے ماہانہ منتقل کرنے کا طریقہ اپنایا۔ یہ طریقہ اگرچہ شفاف تو ہے لیکن اس کے لیے بائیکرز کے پاس فعال بینک اکاؤنٹ اور ڈیجیٹل رجسٹریشن ضروری ہے۔

> جہاں لوگوں کے پاس نہ بینک ہیں اور نہ انٹرنیٹ کی سہولت ہے۔ جہاں پنجاب نے میٹرو بس مفت کر دیں وہاں سندھ میں عوام کو کرایوں میں اضافے کے خوف سے ہی ریلیف مل سکا اور وہ بھی صرف کاغذوں پر۔

دیہی علاقوں میں جہاں انٹرنیٹ اور بینکنگ سہولیات نہ ہونے کے برابر ہیں، لاکھوں بائیکرز اس سے محروم ہو گئے۔ اس کے برعکس پنجاب میں بائیکرز صرف اپنا سی این آئی سی اور بائیک رجسٹریشن نمبر دے کر کسی بھی پیٹرول پمپ پر فوری ریلیف حاصل کر سکتے ہیں۔ سندھ کا طریقہ کار پیچیدہ ہے اور اس میں عوام کو بار بار دفتروں کے چکر لگانے پڑتے ہیں، جبکہ ٹرانسپورٹرز کو بغیر کسی پریشانی کے سبسڈی براہِ راست بینک میں مل رہی ہے۔ سندھ میں کسانوں کے لیے 1500 روپے فی ایکڑ کی امداد 3 ارب روپے تک محدود ہے اور صرف بینظیر ہاری کارڈ رکھنے والوں کو ملتی ہے، جبکہ ڈیزل پر کوئی براہِ راست سبسڈی نہیں دی گئی۔ اس کے برعکس پنجاب میں زیادہ کسانوں کو امداد کے ساتھ ڈیزل سبسڈی بھی دی گئی۔ یوں سندھ میں کئی چھوٹے کسان مہنگے ایندھن کے باعث مشکلات کا شکار ہیں۔ دوسری جانب، کفایت شعاری کے باوجود حکومت نے براہِ راست عوام کو ریلیف دینے کے بجائے ٹرانسپورٹرز کو ترجیح دی، جس سے عام شہری کو مکمل فائدہ نہیں پہنچ پا رہا۔ آخر میں یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ سندھ حکومت کا یہ پیکیج اگرچہ اعلان کی حد تک بہت بڑا ہے لیکن اس کا نفاذ عوام کے حق میں کم اور ٹرانسپورٹرز کے حق میں زیادہ ہے۔ وزیرِاعلیٰ مراد علی شاہ نے یقیناً اچھے ارادوں سے یہ پیکیج لانچ کیا ہوگا لیکن بیچ میں موجود حکومتی اہلکار، ٹھیکیدار اور بس مالکان اسے اپنی جیب بھرنے کا ذریعہ بنا رہے ہوں گے۔ جب تک حکومت عوام کو براہِ راست سبسڈی نہیں دے گی، تب تک پیٹرول اور ڈیزل کی مہنگائی کا اصل بوجھ غریب اور متوسط طبقہ ہی اٹھاتا رہے گا۔

مقامی حکومت
ریذیڈنٹ ایڈیٹر (کراچی)
شہریار جنجوعہ
ریذیڈنٹ ایڈیٹر (لاہور)
محمد یاسین ظفر
برائے رابطہ:
واٹس ایپ: 0300-8400373
ای میل: muqaami@hotmail.com
پوسٹ بکس 5191 ، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔ 54700
قیمت فی شمارہ: 50 روپے   زر سالانہ: 1000 روپے
ایڈیٹر و پبلشر محمد بلال ظفر نے کے وائی پرنٹرز سے چھپوا کر ماڈل ٹاؤن لاہور سے شائع کیا۔

مہنگا پیٹرول، کمزور حکمت عملی، عوام کب تک بوجھ اٹھائیں؟

اداریہ

پاکستان میں پیٹرول کی قیمتوں میں حالیہ غیر معمولی اضافہ محض ایک معاشی مسئلہ نہیں بلکہ حکمرانی، پالیسی سازی اور ریاستی ترجیحات کا ایک سنجیدہ امتحان بن چکا ہے۔ جب پیٹرول کی قیمت 450 روپے فی لیٹر سے تجاوز کرتی ہے تو یہ مسئلہ صرف گاڑی چلانے والوں تک محدود نہیں رہتا بلکہ اس کے اثرات معیشت کے ہر شعبے اور ہر گھر تک پہنچتے ہیں۔ حکومتیں عموماً اس صورتحال کا جواز عالمی منڈی میں تیل کی قیمتوں میں اضافے، روپے کی قدر میں کمی اور مالیاتی دباؤ کو قرار دیتی ہیں۔ یہ عوامل اپنی جگہ اہم ہیں مگر بنیادی سوال یہ ہے کہ کیا ریاست نے ان جھٹکوں سے نمٹنے کے لیے کوئی دیرپا اور مؤثر حکمت عملی اختیار کی ہے؟ بدقسمتی سے اس کا جواب زیادہ حوصلہ افزا نظر نہیں آتا۔ پیٹرول کی قیمتوں میں اضافہ دراصل ایک "ڈومینو ایفیکٹ" پیدا کرتا ہے جس کے نتیجے میں ٹرانسپورٹ کے اخراجات بڑھتے ہیں، اشیائے خورونوش کی ترسیل مہنگی ہو جاتی ہے، بجلی کی پیداواری لاگت میں اضافہ ہوتا ہے اور یوں مہنگائی کی ایک نئی لہر جنم لیتی ہے۔ اس کا سب سے زیادہ بوجھ متوسط اور کم آمدنی والے طبقات پر پڑتا ہے، جو پہلے ہی محدود وسائل میں زندگی گزار رہے ہوتے ہیں۔ اس صورتحال میں حکومتوں کی جانب سے ریلیف پیکجز کا اعلان ایک فوری ردعمل تو ہوتا ہے مگر اکثر یہ اقدامات وقتی اور غیر پائیدار ثابت ہوتے ہیں۔ کبھی براہ راست سبسڈی دی جاتی ہے، کبھی ٹرانسپورٹرز کو سہارا دیا جاتا ہے اور کبھی کرایے منجمد کرنے جیسے فیصلے کیے جاتے ہیں لیکن ان تمام اقدامات میں ایک مشترک کمزوری نمایاں رہتی ہے: شفافیت اور مؤثر عملدرآمد کا فقدان۔ جب تک یہ یقین نہ ہو کہ سبسڈی کا فائدہ واقعی مستحق عوام تک پہنچ رہا ہے، ایسے اقدامات اپنی افادیت کھو دیتے ہیں اور عوامی اعتماد بھی متاثر ہوتا ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ پاکستان کی معیشت ایندھن کی درآمد پر حد سے زیادہ انحصار کرتی ہے۔ جب تک اس بنیادی کمزوری کو دور نہیں کیا جاتا، ہر عالمی بحران ملک کے اندر ایک نئے معاشی دباؤ کو جنم دیتا رہے گا۔ اس کے لیے متبادل توانائی کے ذرائع کو فروغ دینا، پبلک ٹرانسپورٹ کے نظام کو مضبوط بنانا اور توانائی کے مؤثر استعمال کی پالیسیاں اپنانا ناگزیر ہے۔ اسی طرح پیٹرولیم مصنوعات پر عائد ٹیکسوں اور لیوی کی ساخت بھی نظرثانی کی متقاضی ہے کیونکہ قیمت کا ایک بڑا حصہ انہی مدات پر مشتمل ہوتا ہے جو بالآخر عوام ہی ادا کرتے ہیں۔ یہ بھی ضروری ہے کہ پالیسی سازی میں تسلسل ہو۔ بار بار بدلتی ہوئی حکمت عملی نہ صرف غیر یقینی صورتحال پیدا کرتی ہے بلکہ سرمایہ کاری اور معاشی سرگرمیوں کو بھی متاثر کرتی ہے۔ ایک واضح، طویل المدتی اور شفاف پالیسی ہی عوام کا اعتماد بحال کر سکتی ہے۔ درحقیقت پیٹرول کی قیمتوں کا مسئلہ صرف معاشی اعداد و شمار کا معاملہ نہیں بلکہ عوامی زندگی اور سماجی انصاف کا سوال بن چکا ہے، جس کے حل کے لیے سنجیدہ، مربوط اور پائیدار اقدامات کی اشد ضرورت ہے۔

موسمیاتی تبدیلیاں اور ہمارے شہر

ڈاکٹر بلال ظفر

زمین کے درجہ حرارت، بارش کے نظام، ہواؤں کے رجحانات اور دیگر موسمی عوامل میں آنے والی طویل مدتی اور مسلسل تبدیلیاں دراصل موسمیاتی تبدیلی کی نشاندہی کرتی ہیں جن کا ظہور قدرتی عوامل کے علاوہ انسانی سرگرمیوں کا مرہونِ منت بھی ہے۔ خاص طور پر معدنی ایندھن کے بے دریغ استعمال، جنگلات کی کٹائی اور صنعتی سرگرمیوں نے فضا میں گرین ہاؤس گیسوں کی مقدار میں بھی نمایاں اضافہ کیا ہے جس کے نتیجے میں عالمی درجہ حرارت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور اس کے اثرات دنیا بھر میں واضح ہیں جن میں شدید گرمی کی لہریں، غیر متوقع بارشیں، سیلاب، خشک سالی، سمندری سطح میں اضافہ اور طوفانوں کی شدت میں اضافہ شامل ہیں۔ اقوام متحدہ کے مطابق گزشتہ صدی کے دوران عالمی درجہ حرارت میں تقریباً 1.1 ڈگری سینٹی گریڈ اضافہ ہو چکا ہے اور اگر یہی رجحان جاری رہا تو 2050 تک یہ اضافہ 1.5 سے 2 ڈگری تک پہنچ سکتا ہے جس کے اثرات مزید تباہ کن ہوں گے۔ اس کے تدارک کے لئے عالمی سطح پر موسمیاتی تبدیلی سے نمٹنے کے لیے مختلف معاہدے اور پروٹوکول تشکیل دیے گئے ہیں جن میں اقوام متحدہ کا موسمیاتی تبدیلیوں پر کنونشن فریم ورک، کیوٹو پروٹوکول اور پیرس ایگریمنٹ جیسے بین الاقوامی معاہدے خاص طور پر بہت اہم گردانے جاتے ہیں۔ پیرس معاہدے کے تحت دنیا کے بیشتر ممالک نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ عالمی درجہ حرارت میں اضافے کو 2 ڈگری سینٹی گریڈ سے نیچے رکھا جائے اور ممکنہ حد تک اسے 1.5 ڈگری تک محدود کیا جائے۔ اس کے لیے ممالک کو گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج میں کمی، قابل تجدید توانائی کے فروغ اور ماحولیاتی پالیسیوں کو مضبوط بنانے کی ذمہ داری دی گئی ہے تاہم ان معاہدوں پر عملدرآمد کی رفتار اور سنجیدگی اب بھی ایک بڑا چیلنج ہے خاص طور پر پاکستان جیسے ترقی پذیر ممالک کے لیے جہاں وسائل کی کمی اور دیگر ترجیحات حائل رہتی ہیں۔ شہری علاقوں کے تناظر میں موسمیاتی تبدیلی اور بھی اہمیت اختیار کر چکی ہے کیونکہ دنیا کی تقریباً 55 فیصد آبادی شہروں میں رہتی ہے اور 2050 تک یہ شرح 68 فیصد تک پہنچنے کا امکان ہے۔ شہر نہ صرف گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج کا بڑا سبب بنتے ہیں بلکہ موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کا سب سے زیادہ شکار بھی ہوتے ہیں۔ انہی موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات کی وجہ سے شہری انفراسٹرکچر، نکاسی آب کے نظام، ٹرانسپورٹ، رہائشی ڈھانچے اور صحت عامہ کے نظام موسمیاتی دباؤ کے سامنے کمزور ثابت ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر اربن فلڈنگ، ہیٹ ویوز اور فضائی آلودگی براہ راست شہری زندگی کے معیار کو متاثر کرتے ہیں جس سے نہ صرف معاشی نقصان ہوتا ہے بلکہ انسانی صحت بھی شدید متاثر ہوتی ہے۔ موسمیاتی تبدیلی کی دیگر اقسام جو شہروں کو متاثر کرتی ہیں ان میں سمندری سطح میں اضافہ، طوفانی بارشیں اور خشک سالی بھی شامل ہیں۔ ہیٹ ویوز میں درجہ حرارت غیر معمولی حد تک بڑھ جاتا ہے جس سے ہیٹ اسٹروک اور اموات میں اضافہ ہوتا ہے۔ اربن فلڈنگ یا شہری سیلاب زیادہ بارش اور ناقص نکاسی آب کے نظام کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جبکہ سمندری سطح میں اضافہ ساحلی شہروں کے لیے خطرہ بن رہا ہے۔ اسی طرح طوفانی بارشیں اور غیر متوقع موسمی پیٹرن شہری منصوبہ بندی کو متاثر کرتے ہیں جبکہ خشک سالی پانی کی قلت کو مزید بڑھا دیتی ہے۔ پاکستان موسمیاتی تبدیلی سے متاثر ہونے والے ممالک میں سر فہرست ہے حالانکہ اس کا عالمی گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج میں حصہ ایک فیصد سے بھی کم ہے۔ گزشتہ چند برسوں میں پاکستان نے شدید سیلاب، غیر معمولی گرمی اور پانی کی قلت جیسے مسائل کا سامنا کیا ہے۔ 2022 کے سیلاب میں ملک کا تقریباً ایک تہائی حصہ زیر آب آ گیا تھا جس سے لاکھوں افراد متاثر ہوئے اور اربوں ڈالر کا نقصان ہوا۔ پاکستانی شہر خاص طور پر کراچی، لاہور، اسلام آباد اور پشاور موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات کے حوالے سے زیادہ حساس ہیں کیونکہ یہاں آبادی کا دباؤ، غیر منصوبہ بندی کے شہری پھیلاؤ اور کمزور انفراسٹرکچر پہلے ہی مسائل پیدا کر رہے ہیں۔ پاکستانی شہروں میں ہیٹ ویوز کی شدت میں بھی نمایاں اضافہ دیکھا جا رہا ہے جہاں درجہ حرارت کئی بار 45 ڈگری سینٹی گریڈ سے بھی تجاوز کر جاتا ہے۔ شہری علاقوں میں اربن ہیٹ آئی لینڈ اثر کے باعث درجہ حرارت دیہی علاقوں کے مقابلے میں 3 سے 5 ڈگری زیادہ ہو سکتا ہے۔ اسی طرح مون سون کے دوران شدید بارشیں شہری علاقوں میں اربن فلڈنگ کا باعث بنتی ہیں جیسا کہ کراچی، لاہور اور راولپنڈی میں بار بار دیکھا گیا ہے جہاں چند گھنٹوں کی بارش سے سڑکیں اور نشیبی علاقے زیر آب آ جاتے ہیں۔ لاہور جیسے شہر میں فضائی آلودگی اور سموگ ایک مستقل مسئلہ بن چکا ہے جو موسمیاتی تبدیلی اور صنعتی و ٹریفک کے دھوئیں کے اخراج کا نتیجہ ہے۔ ساحلی شہر کراچی کو سمندری سطح میں اضافے اور ساحلی کٹاؤ کا خطرہ ہے جبکہ دیگر ملک کے بڑے شہر پانی کی قلت اور زیر زمین پانی کی سطح میں کمی کا سامنا کر رہے ہیں۔ ان چیلنجز سے نمٹنے کے لیے پاکستانی شہروں میں مقامی سطح پر مؤثر حکمت عملی اپنانا ناگزیر ہے جس پر عملدرآمد کی براہ راست ذمہ داری ہماری مقامی حکومتیں ہیں۔ جن کی ذمہ داری شہری منصوبہ بندی کو موسمیاتی حقائق کے مطابق ڈھالنا، نکاسی آب کے نظام کو بہتر بنانا، گرین ایریاز میں اضافہ کرنا، پبلک ٹرانسپورٹ کو فروغ دینا اور قابل تجدید توانائی کے استعمال کو بڑھانا جیسے اہم اقدامات ہیں۔ اس کے علاوہ بارش کے پانی کو محفوظ کرنے کے نظام، علاقوں کے لیے ماحول دوست قوانین اور شہری سطح پر آگاہی مہمات کا اہتمام بھی ہماری مقامی حکومتوں کی ہی ذمہ داری ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مقامی حکومتیں اپنے بلدیاتی حلقوں کے مسائل کے حل کے ساتھ ساتھ موسمیاتی تبدیلیوں کے اس عمل کا کما حقہ ادراک کرتے ہوئے اپنی اپنی صوبائی حکومتوں کے تعاون سے بروقت اور مؤثر اقدامات کریں ورنہ ان موسمی تبدیلیوں کے باعث پاکستان کے شہر نہ صرف ماحولیاتی بلکہ معاشی اور سماجی بحرانوں کا بھی شکار ہو سکتے ہیں جس کے اثرات پورے ملک کی ترقی اور استحکام پر مرتب ہوں گے۔

پٹرول، ڈیزل مہنگا... یا عوام کا وقار سستا؟؟؟؟؟

محمد عامر سہیل

ملک میں مہنگائی کا طوفان تھمنے کا نام نہیں لے رہا، اور حالیہ دنوں میں پیٹرول کی قیمت میں غیر معمولی اضافہ اس طوفان کو مزید شدت دے چکا ہے 3 اپریل رات گئے پڑول کی قیمت 458 روپے فی لیٹر اور ڈیزل کی قیمت 520 روپے تک پہنچتی قیمتیں اب صرف ایک معاشی عدد نہیں رہیں بلکہ یہ عام آدمی کی زندگی پر ایک بھاری بوجھ بن چکی ہیں 4 اپریل کو شاید خواب خرگوش میں سوئی ہوئی حکومت اچانک جاگ اٹھی اور وزیراعظم نے عوام سے اچانک خطاب کیا اور 80 روپے قیمت کم کر دی سوال یہ نہیں کہ پیٹرول مہنگا کیوں ہوا بلکہ اصل سوال یہ ہے کہ اس بوجھ کو اٹھانے کی سکت کس کے پاس باقی رہ گئی ہے؟ حکومتی سطح پر کیے جانے والے ایسے فیصلے بظاہر معاشی مجبوریوں کا نتیجہ ہوتے ہیں مگر ان کے اثرات براہ راست عوام کی زندگیوں میں محسوس کیے جاتے ہیں۔ ایک طرف پالیسی ساز ہیں جن کی زندگی سہولیات، مراعات اور پروٹوکول کے دائرے میں گزرتی ہے، جبکہ دوسری طرف وہ عام شہری ہے جو روزانہ کی بنیاد پر اپنے اخراجات پورے کرنے کی جدوجہد میں مصروف ہے۔ اگر ہم اس صورتحال کو ایک سادہ مثال سے سمجھنے کی کوشش کریں تو تصویر مزید واضح ہو جاتی ہے۔ ایک استاد، جسے معاشرے میں قوم کا معمار کہا جاتا ہے، جس کے کندھوں پر نئی نسل کی تربیت کی ذمہ داری ہوتی ہے، اسے ماہانہ کنوینس الاؤنس کے طور پر محض 3000 روپے دیے جاتے ہیں۔ موجودہ پیٹرول کی قیمتوں کے تناظر میں یہ رقم چند دنوں کے سفر کے لیے بھی ناکافی ہے۔ سوال یہ ہے کہ باقی مہینے کا سفر کیسے طے ہوتا ہوگا؟ یہ وہ حقیقت ہے جو سرکاری کاغذوں میں شاید نظر نہ آئے، مگر زمینی حقائق میں پوری شدت کے ساتھ موجود ہے۔ یہ صورتحال ایک واضح تضاد کو جنم دیتی ہے۔ ایک طرف بڑھتی ہوئی قیمتیں ہیں اور دوسری طرف آمدنی کا وہی محدود دائرہ۔ نتیجتاً عام آدمی کے لیے زندگی گزارنا روز بروز مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ ایسے میں سب سے زیادہ متاثر وہ طبقہ ہوتا ہے جو نہ تو کسی بڑے عہدے پر فائز ہے اور نہ ہی اسے اضافی سہولیات حاصل ہیں۔ تاریخ ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ جب مسائل کو مسلسل نظرانداز کیا جائے تو وہ آہستہ آہستہ ایک اجتماعی عادت بن جاتے ہیں۔ یہی عادتیں پھر معاشرے میں بے حسی کو جنم دیتی ہیں، جہاں ہر نئی مشکل کو خاموشی سے قبول کر لیا جاتا ہے۔ یہ خاموشی وقتی طور پر سکون کا باعث بن سکتی ہے، مگر طویل مدت میں یہ معاشرتی کمزوری کا سبب بنتی ہے۔ یہ حقیقت بھی نظرانداز نہیں کی جا سکتی کہ قومیں اچانک زوال کا شکار نہیں ہوتیں۔ یہ ایک تدریجی عمل ہوتا ہے جس میں عوام آہستہ آہستہ اپنے حقوق سے دستبردار ہوتے جاتے ہیں۔ جب سوال کرنے کی روایت ختم ہو جائے اور ناانصافی کو معمول سمجھ لیا جائے تو پھر مسائل صرف بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں پیٹرول کی قیمت میں حالیہ اضافہ بھی ایک ایسا ہی موقع ہے جو ہمیں سوچنے پر مجبور کرتا ہے۔ یہ وقت ہے کہ ہم حالات کا سنجیدگی سے جائزہ لیں اور یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ ان فیصلوں کے اثرات معاشرے کے مختلف طبقات پر کس طرح پڑ رہے ہیں۔ آخر میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ یہ اضافہ صرف پیٹرول کی قیمت میں نہیں ہوا، بلکہ یہ ہماری اجتماعی برداشت، معاشی استحکام اور سماجی توازن کا بھی امتحان ہے۔ اب یہ ہم پر منحصر ہے کہ ہم ان حالات کو محض ایک معمول سمجھ کر قبول کر لیتے ہیں یا پھر شعور اور ذمہ داری کے ساتھ ان پر غور کرتے ہیں کیونکہ سوال اب بھی وہی ہے: کیا ہم حالات کے ساتھ سمجھوتہ کرتے رہیں گے یا بہتری کے لیے سوچنے اور آواز اٹھانے کی روایت کو زندہ رکھیں گے؟ قارئین اکرام پٹرول ڈیزل کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کی وجہ سے کسان شدید بحران کا شکار ہو گئے ہیں۔ پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں میں حالیہ اضافہ جو ملکی تاریخ کی بلند ترین سطح ہے اور اس کا براہ راست بوجھ عوام اور خاص طور پر کسان طبقے پر پڑ رہا ہے اور ڈیزل کی قیمت میں اضافے نے فصلوں کی کاشت، آبپاشی، کھاد اور ٹرانسپورٹ کے اخراجات کئی گنا بڑھا دیے ہیں پاکستان میں زراعت ملکی معیشت کا اہم ستون ہے اور لاکھوں افراد کا روزگار اسی سے وابستہ ہے جبکہ ٹریکٹرز اور دیگر زرعی مشینری کا انحصار ڈیزل پر ہے اگر فوری طور پر ڈیزل سستا نہ کیا گیا تو فصلوں کی پیداوار شدید متاثر ہو گی اور خوراک کا بحران پیدا ہونے کا اندیشہ ہے کیونکہ ڈیزل پیٹرول مہنگا ہونے سے ٹرانسپورٹ کے کرایوں میں اضافہ کیا اور اشیائے خورونوش اور روزمرہ استعمال کی اشیاء کی قیمتوں میں مزید اضافہ ہو جانے سے مہنگائی کا طوفان مزید شدت اختیار کر گیا ہے اگر پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں مسلسل

اضافہ جاری رہا تو اس کے اثرات نہ صرف زراعت بلکہ مجموعی معیشت پر بھی سنگین ہوں گے پٹرول اور ڈیزل کی بڑھتی قیمتوں نے جہاں عام آدمی کی زندگی اجیرن بنا دی ہے وہیں کسان طبقہ بھی شدید دباؤ میں آ چکا ہے حکمرانوں کو چاہیے کہ اپنے شاہانہ طرز زندگی کو تبدیل کریں اور حکومت فوری طور پر مؤثر اقدامات کرے تاکہ معاشی قتل روکا جا سکے اور زرعی شعبے کو تباہی سے بچایا جا سکے۔

کوئٹہ میں تعلیمی اداروں کی بندش پر تشویش، طلبہ کا تعلیمی مستقبل متاثر ہونے کا خدشہ

کوئٹہ (نمائندہ مقامی حکومت) بلوچستان میں ایندھن کے بحران اور مشرق وسطیٰ کی کشیدہ صورتحال کے باعث تعلیمی اداروں کی حالیہ بندش پر نجی تعلیمی اداروں کے نمائندوں اور والدین نے شدید تشویش کا اظہار کیا ہے اور اسے طلبہ کے تعلیمی مستقبل کے لیے نقصان دہ قرار دیا ہے۔ تعلیمی ماہر اور اسکول و کالج سسٹم کے سربراہ زاہد جان مندوخیل نے حکومت بلوچستان سے مطالبہ کیا ہے کہ تعلیمی سرگرمیوں کو جزوی طور پر بحال کیا جائے تاکہ طلبہ کا تعلیمی سلسلہ متاثر نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ کوئٹہ سرد علاقوں میں شامل ہے جہاں تعلیمی ادارے تقریباً ڈھائی ماہ کی سردیوں کی تعطیلات کے بعد حال ہی میں کھلے تھے تاہم نئی بندش نے ایک بار پھر تعلیمی تسلسل کو متاثر کر دیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ پاکستان میں پہلے ہی سالانہ تعلیمی دنوں کی تعداد محدود (تقریباً 150 دن) ہے ایسے میں بار بار تعطیلات طلبہ کی کارکردگی پر منفی اثر ڈال رہی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت نے دیگر سرکاری اداروں کے لیے چار روزہ ورکنگ ویک کا اعلان کیا ہے لیکن تعلیمی اداروں کو مکمل طور پر بند کر دینا غیر منصفانہ اقدام محسوس ہوتا ہے۔ والدین اور تعلیمی حلقوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ طلبہ کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے متوازن حکمت عملی اپنائی جائے تاکہ تعلیمی نقصان کو کم سے کم کیا جا سکے۔

ترکی میں مقامی حکومتوں کا نظام

مرکزی اختیار اور مقامی خودمختاری کے درمیان توازن پر مبنی ایک منفرد انتظامی ماڈل

ڈاکٹر بلال ظفر

ترکی (حالیہ ترکیہ) ایک اہم اسلامی ملک ہے جو جغرافیائی طور پر یورپ اور ایشیا کے سنگم پر واقع ہے، جس کی سرزمین صدیوں پر محیط تہذیبی، تاریخی اور سیاسی ورثے کی حامل رہی ہے۔ سلطنتِ عثمانیہ کی عظمت سے لے کر جمہوریہ ترکیہ کا قیام 1923 تک، ترکیہ نے ایک طویل ارتقائی سفر طے کیا جس نے اس کے ریاستی ڈھانچے اور حکمرانی کے انداز کو تشکیل دیا۔ آج ترکیہ ایک وحدانی (مرکزی) طرزِ حکومت کا حامل ملک ہے، جہاں آئینی اور سیاسی نظام مصطفیٰ کمال اتاترک کی اصلاحات کے زیرِ اثر تشکیل پایا اور جس میں مرکزی حکومت کو بنیادی اختیارات حاصل ہیں۔ اسی وسیع تر آئینی و سیاسی تناظر میں ترکیہ کا بلدیاتی نظام ایک منفرد اور پیچیدہ ماڈل پیش کرتا ہے جو ایک طرف مضبوط مرکزی ریاستی کنٹرول کو برقرار رکھتا ہے اور دوسری طرف مقامی سطح پر منتخب نمائندوں کو خدمات کی فراہمی کی ذمہ داری دیتا ہے۔ وقت کے ساتھ، خاص طور پر 1980ء کے بعد، شہری آبادی میں اضافے اور معاشی ترقی کے باعث بلدیاتی اداروں کو کچھ اختیارات دیے گئے، مگر ریاست کا مرکزی کنٹرول برقرار رہا۔ یہ نظام دراصل دو ستونوں پر قائم ہے: سول (مرکزی) انتظامیہ اور مقامی (بلدیاتی) انتظامیہ، جن کے ذریعے ملک کے 81 صوبوں اور ان کے ذیلی انتظامی یونٹس میں حکمرانی کا نظام چلایا جاتا ہے۔

آئینی و قانونی بنیاد

ترکیہ کا بلدیاتی نظام آئینِ ترکیہ 1982 میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔ آئین کے مطابق:

- مقامی حکومتیں عوام کے منتخب نمائندوں پر مشتمل ہوں گی
- انہیں مقامی خدمات فراہم کرنے کی ذمہ داری دی گئی ہے
- تاہم، مرکزی حکومت کو ان پر نگرانی اور مداخلت کا اختیار حاصل ہے

یہ آئینی ڈھانچہ ترکیہ کے مرکزی کنٹرول اور مقامی نمائندگی کے درمیان توازن کو ظاہر کرتا ہے۔

نظام کی بنیادی ساخت

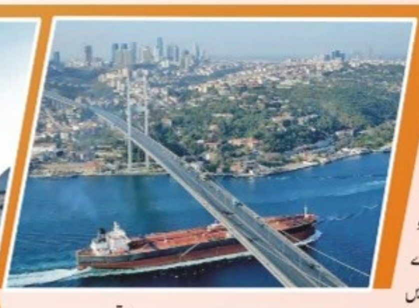

ترکیہ میں مقامی حکومت کا نظام دو بڑے حصوں میں تقسیم ہے:

1. سول (مرکزی) انتظامیہ Idare Mülki-
2. مقامی (بلدیاتی) انتظامیہ Idare Mahalli

ا۔ سول (مرکزی) انتظامیہ Idare Mülki-

یہ دراصل مرکزی حکومت کا مقامی سطح پر پھیلاؤ ہے۔

(الف) صوبہ (Province)

- ہر صوبے کا سربراہ والی (Governor) ہوتا ہے
- والی کو صدر مقرر کرتا ہے
- وہ تمام سرکاری اداروں اور وزارتوں کا مقامی سربراہ ہوتا ہے

(ب) ضلع (District)

- ہر ضلع کا سربراہ کائماکام (District Governor) ہوتا ہے
- یہ والی کے ماتحت کام کرتا ہے

اختیارات

- پولیس اور امن و امان کا کنٹرول
- کرفیو یا لاک ڈاؤن نافذ کرنا
- مظاہروں پر پابندی لگانا
- بلدیاتی اداروں کی نگرانی

یہ نظام ظاہر کرتا ہے کہ اصل انتظامی طاقت منتخب بلدیاتی نمائندوں کی بجائے مرکز کے نمائندوں کے پاس ہوتی ہے۔

۲۔ مقامی (بلدیاتی) انتظامیہ Idare Mahalli-

یہ حصہ عوام کے منتخب نمائندوں پر مشتمل ہوتا ہے اور براہِ راست خدمات فراہم کرتا ہے۔ اور انکا انتظامی ڈھانچہ درج ذیل اقسام میں پایا جاتا ہے:

1. میونسپلٹیز (Municipalities)
2. میٹروپولیٹن میونسپلٹیز (بڑے شہر)
3. سپیشل پراونشل ایڈمنسٹریشن
4. مختار (Mukhtar)۔ محلہ یا گاؤں کی سطح پر نمائندہ

میٹروپولیٹن اور عام نظام میں فرق

اگر کسی صوبے کی آبادی 750,000 سے زیادہ ہو تو وہاں:

- میٹروپولیٹن میونسپلٹی قائم ہوتی ہے
- تمام ضلعی بلدیات اس کے ماتحت آتی ہیں

اگر آبادی کم ہو تو:

- سپیشل پراونشل ایڈمنسٹریشن دیہی علاقوں کی خدمات سنبھالتی ہے
- میونسپلٹیز صرف شہری علاقوں تک محدود رہتی ہیں

میونسپلٹی کا ڈھانچہ

ہر میونسپلٹی تین بنیادی اداروں پر مشتمل ہوتی ہے:

1- میئر (Mayor)

- براہِ راست عوام منتخب کرتے ہیں (ہر 5 سال بعد)
- انتظامی سربراہ اور نمائندہ ہوتا ہے

2 میونسپل کونسل

- قانون سازی اور پالیسی سازی کا ادارہ
- بجٹ، منصوبہ بندی اور ترقیاتی فیصلے کرتا ہے

3 میونسپل کمیٹی

- مالی اور انتظامی نگرانی کا کردار
- میئر کے اختیارات پر جزوی چیک اینڈ بیلنس

ذمہ داریاں اور خدمات

ترکیہ کی بلدیاتی حکومتیں شہری زندگی کے تقریباً تمام بنیادی پہلوؤں کی ذمہ دار ہیں:

لازمی خدمات:

- شہری منصوبہ بندی (Zoning)
- انفراسٹرکچر (سڑکیں، پانی، سیوریج)
- کچرا اٹھانا اور ماحولیاتی تحفظ
- فائر بریگیڈ اور ریسکیو
- پارکس اور گرین اسپیس
- پبلک ٹرانسپورٹ
- میونسپل پولیس (Zabita)

اضافی خدمات:

- صحت کی سہولیات
- تعلیم میں معاونت
- کھیل اور ثقافت
- خواتین و بچوں کے شیلٹرز

مرکزی کنٹرول بمقابلہ مقامی خودمختاری

ترکیہ کے بلدیاتی نظام میں ایک اہم تضاد بھی پایا جاتا ہے، جہاں ایک طرف مقامی نمائندے عوام کے ووٹ سے منتخب ہوتے ہیں، مگر دوسری طرف اختیارات کا بڑا حصہ مرکزی حکومت کے پاس برقرار رہتا ہے۔ اس نظام میں بلدیاتی اداروں کو اپنے فیصلوں کی کاپی لازمی طور پر صوبائی گورنر کو بھیجنا ہوتی ہے، جبکہ گورنر کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ بلدیاتی اداروں کو ہدایات جاری کرے اور بعض حالات میں منتخب میئرز کو معطل بھی کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح یہ ماڈل ریاستی نظم و ضبط اور مرکزی کنٹرول کو مضبوط بناتا ہے، تاہم ناقدین کے مطابق اس سے مقامی سطح پر جمہوری خودمختاری اور اختیارات کی حقیقی منتقلی محدود ہو جاتی ہے۔

> گورنر کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ بلدیاتی اداروں کو ہدایات جاری کرے اور بعض حالات میں گورنر منتخب میئرز کو معطل کرسکتا ہے۔

موجودہ رجحانات اور چیلنجز

حالیہ برسوں میں ترکیہ میں بلدیاتی نظام کے حوالے سے کئی اہم رجحانات سامنے آئے ہیں، جن میں بڑے شہروں جیسے استنبول اور انقرہ میں اپوزیشن جماعتوں کی کامیابی نمایاں ہے، جس نے سیاسی توازن کو متاثر کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی مرکزی حکومت اور بلدیاتی اداروں کے درمیان، خاص طور پر اختیارات اور انتظامی کنٹرول کے معاملات پر، کشیدگی میں اضافہ دیکھا گیا ہے۔ شہری آبادی میں اضافے کے باعث شہری خدمات کی طلب بھی مسلسل بڑھ رہی ہے، جبکہ دوسری جانب شفافیت اور احتساب کے مسائل بھی ایک اہم چیلنج کے طور پر سامنے آرہے ہیں، جو مجموعی طور پر بلدیاتی نظام کی کارکردگی اور اعتماد پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ ترکیہ کا بلدیاتی نظام ایک مرکزی ریاست اور مقامی جمہوریت کے امتزاج کی مثال ہے۔ جہاں ایک طرف بلدیاتی ادارے شہری خدمات کی فراہمی میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں، وہیں دوسری طرف مرکزی حکومت کا مضبوط کنٹرول اس نظام کی سمت متعین کرتا ہے۔ یہ ماڈل ان ممالک کے لیے خاص اہمیت رکھتا ہے جو مرکزیت اور اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی (decentralization) کے درمیان توازن تلاش کر رہے ہیں۔ بالخصوص پاکستان جیسے ممالک کے لیے، جہاں بلدیاتی نظام کی اصلاح ایک مسلسل بحث کا موضوع ہے۔

کے-فور منصوبے پر کام تیز کرنے کی ہدایت، یوٹیلیٹی لائنز کو نقصان سے بچانے پر زور

رضوان اذان

کراچی (نمائندہ مقامی حکومت) وزیراعلیٰ سندھ سید مراد علی شاہ نے کے-فور منصوبے پر کام کی رفتار مزید تیز کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ گنجان آباد علاقوں میں کام کے دوران یوٹیلیٹی لائنز کو نقصان پہنچنے سے ہر صورت بچایا جائے۔ وہ کراچی کے پانی کے منصوبوں سے متعلق ایک اجلاس کی صدارت کر رہے تھے، جس میں صوبائی وزرا ناصر حسین شاہ اور جام خان شورو، میئر کراچی مرتضیٰ وہاب، چیف سیکریٹری سندھ آصف حیدر شاہ اور دیگر اعلیٰ حکام شریک ہوئے۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ کراچی کی بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر جدید اور مؤثر پانی کی فراہمی کا نظام ناگزیر ہو چکا ہے اور حکومت کی اولین ترجیح ہے کہ تمام منصوبے بروقت اور اعلیٰ معیار کے مطابق مکمل کیے جائیں۔ انہوں نے ہدایت کی کہ تعمیراتی کام تیز رفتاری سے جاری رکھا جائے، تاہم گنجان آباد علاقوں میں موجود زیر زمین یوٹیلیٹی لائنز کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے جدید کھدائی تکنیک استعمال کی جائے تاکہ شہری خدمات متاثر نہ ہوں۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ کے-فور پائپ لائن پر کام تیز کر دیا گیا ہے، خصوصاً 2.7 کلومیٹر طویل اس حصے پر جہاں یہ بس ریپڈ ٹرانزٹ (بی آر ٹی) ریڈ لائن منصوبے کے ساتھ مشترکہ کوریڈور میں واقع ہے۔ منصوبے کے آخری مراحل میں روزانہ دو بڑی پائپ لائنز نصب کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ حکام نے آگاہ کیا کہ کراچی واٹر اینڈ سیوریج کارپوریشن (کے ڈبلیو ایس سی) نے صارفین کے لیے ایک مشترکہ ڈیجیٹل پلیٹ فارم متعارف کرایا ہے، جس کے ذریعے شہری بلنگ، شکایات کے اندراج اور واٹر ٹینکر کی بکنگ آن لائن کر سکتے ہیں۔ اجلاس میں کراچی واٹر اینڈ سیوریج سروسز امپروومنٹ پروجیکٹ (کے ڈبلیو ایس ایس آئی پی) کے پہلے مرحلے پر پیش رفت کا بھی جائزہ لیا گیا، جس کے تحت کسٹمر سروس سینٹرز، اصلاحات، تحقیق اور جدت کا مرکز (CERRI) اور دیگر سہولیات تکمیل کے قریب ہیں۔ مزید بتایا گیا کہ دھابیجی رائزنگ مین اور دھابیجی پمپنگ اسٹیشن کی بحالی جیسے اہم منصوبوں پر بھی پیش رفت جاری ہے، جو کراچی میں پانی کی ترسیل کے نظام کو بہتر بنانے کے لیے نہایت اہم ہیں۔ اجلاس میں یہ بھی بتایا گیا کہ غیر رسمی بستیوں میں پانی اور سیوریج کی سہولیات کی فراہمی کے لیے کمیونٹی کی شمولیت سے اقدامات کیے جا رہے ہیں، جن کے تحت صوبا نگر اور عیسیٰ نگری جیسے علاقوں کو بہتر سہولیات سے منسلک کیا جا رہا ہے۔ وزیراعلیٰ نے اس بات پر زور دیا کہ شہر کے تمام شہریوں کو بلا امتیاز صاف پانی اور نکاسی آب کی سہولیات فراہم کرنا حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے متعلقہ اداروں کو ہدایت کی کہ باہمی رابطے کو مضبوط بناتے ہوئے منصوبوں کی بروقت تکمیل کو یقینی بنایا جائے تاکہ کراچی کے پانی کے نظام میں دیرپا بہتری لائی جا سکے۔

نالہ لئی کی صفائی کے لیے واسا کی پنجاب حکومت سے 8 کروڑ 45 لاکھ روپے کی درخواست

راولپنڈی (نمائندہ خصوصی) واٹر اینڈ سینیٹیشن ایجنسی (واسا) نے مون سون سیزن سے قبل لیہ نالہ کی صفائی اور کھدائی کے لیے پنجاب حکومت سے 8 کروڑ 45 لاکھ روپے کے فنڈز طلب کر لیے ہیں۔ ذرائع کے مطابق واسا نے وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز کو ارسال کردہ سمری میں 2026 کے مون سون کے لیے 5 کروڑ روپے جبکہ گزشتہ سال کی بقایا ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لیے 3 کروڑ 45 لاکھ 30 ہزار روپے کی منظوری مانگی ہے۔ واسا کے ایک سینئر افسر نے بتایا کہ لیہ نالہ کے تفصیلی سروے کے بعد فنڈز کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پلوں کے اطراف اور نالے کے بالائی و زیریں حصوں میں تعمیراتی ملبہ اور ٹھوس کچرا غیر قانونی طور پر پھینکے جانے کے باعث کئی مقامات پر نالے کی چوڑائی کم ہو گئی ہے، جسے فوری طور پر صاف کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ پانی کے ساتھ بہہ کر آنے والا کچرا بھی نالے کی تہہ میں جمع ہو کر پانی کے بہاؤ میں رکاوٹ بن رہا ہے، اس لیے مون سون سے قبل ان رکاوٹوں کو ختم کرنا ناگزیر ہے تاکہ بارشوں کے دوران پانی کی روانی برقرار رہ سکے۔ ترجمان واسا عمر فاروق نے بتایا کہ فنڈز کی منظوری کے لیے درخواست پنجاب حکومت کو بھجوا دی گئی ہے اور منظوری کے بعد اپریل کے آخر تک کام شروع ہونے کا امکان ہے جو جون کے اختتام تک مکمل کر لیا جائے گا۔ لیہ نالہ کا کیچمنٹ ایریا تقریباً 28 کلومیٹر پر محیط ہے اور اس میں چھ بڑے معاون نالے شامل ہیں۔ اسلام آباد کی پہاڑیوں سے نکلنے والے تین نالے راولپنڈی شہر سے گزرتے ہوئے اس میں شامل ہوتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق مون سون کے دوران (جولائی تا ستمبر) مختلف موسمی نظاموں کے باعث اس علاقے میں سیلاب کا خطرہ بڑھ جاتا ہے، جس میں خلیج بنگال سے آنے والی مون سون ہوائیں، بحیرہ روم سے مغربی ہوائیں اور بحیرہ عرب سے آنے والے موسمی دباؤ شامل ہیں۔ 2001 کے تباہ کن سیلاب کے بعد 2002 میں ایشیائی ترقیاتی بینک کے تعاون سے لیہ نالہ کی بڑی پیمانے پر صفائی اور بحالی کا کام کیا گیا تھا، تاہم 2009 تک اس حوالے سے خاطر خواہ اقدامات نہیں کیے گئے۔ 2009 سے لے کر اب تک واسا ہر سال پنجاب حکومت کے تعاون سے حساس مقامات پر صفائی اور کھدائی کا عمل جاری رکھے ہوئے ہے، تاہم نالہ اب بھی کچرے اور بغیر ٹریٹمنٹ کے پانی کی وجہ سے آلودہ ہے۔ دریں اثنا، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ سلطان طارق باجوہ نے واسا حکام کو ہدایت کی ہے کہ صاف پانی کی فراہمی کے منصوبے مقررہ وقت میں مکمل کیے جائیں اور شہریوں کی شکایات کے ازالے کے نظام کو مزید مؤثر بنایا جائے۔ واسا کے مینجنگ ڈائریکٹر عزیز اللہ خان نے یقین دہانی کرائی کہ شہریوں کو بلا تعطل صاف پانی کی فراہمی، بہتر نکاسی آب اور انفراسٹرکچر کی بہتری کے لیے اقدامات جاری ہیں، جبکہ آمدن میں اضافے اور شکایات کے فوری حل کو بھی ترجیح دی جا رہی ہے۔

چشتیاں میں سیوریج نظام کی ناکامی، عید کے روز مکینوں کا احتجاج

چشتیاں (نمائندہ مقامی حکومت) تحصیل چشتیاں کے علاقے بھٹہ کالونی میں ناقص سیوریج نظام کے خلاف علاقہ مکینوں نے عیدالفطر کے روز احتجاج کیا۔ کئی روز سے گلیوں میں گندا پانی جمع ہونے کے باعث شدید بدبو اور تعفن پھیل گیا ہے، جس سے شہریوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ مقامی افراد کے مطابق سیوریج کا پانی گھروں کے باہر کھڑا رہنے سے نہ صرف آمد و رفت متاثر ہو رہی ہے بلکہ نماز اور دیگر روزمرہ معمولات کی ادائیگی بھی مشکل ہو گئی ہے۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے متعدد بار بلدیہ حکام کو شکایات درج کرائیں، تاہم کوئی مؤثر کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی۔ عید جیسے اہم مذہبی موقع پر بھی صفائی اور نکاسی آب کے ناقص انتظامات کے باعث صورتحال جوں کی توں رہی، جس پر مکینوں نے احتجاج کرتے ہوئے حکام کے خلاف شدید نعرے بازی کی۔ مظاہرین نے وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز سے اپیل کی کہ چشتیاں اور اس کے نواحی علاقوں میں صفائی اور سیوریج کے مسائل کے حل کے لیے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کیے جائیں اور دیانتدار و فرض شناس افسران تعینات کیے جائیں تاکہ شہریوں کو بنیادی سہولیات فراہم کی جا سکیں۔

آلودہ پانی کے استعمال کی وجہ سے شانگلہ کے دیہات میں ہیپاٹائٹس اے پھیلنے کا خدشہ

شانگلہ (نمائندہ خصوصی) ضلع شانگلہ کے مختلف دیہات میں ہیپاٹائٹس اے کے ممکنہ پھیلاؤ پر مقامی آبادی میں شدید تشویش پائی جا رہی ہے، جبکہ متاثرہ علاقوں میں فوری اقدامات کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ مقامی ذرائع کے مطابق لیلونئی کے علاقے کے دیہات شیشان، دیناہی، ڈنگو اور اجوائی میں گزشتہ چند روز کے دوران ہیپاٹائٹس اے کی علامات والے متعدد مشتبہ کیسز سامنے آئے ہیں، جس کے بعد علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق متاثرہ بچوں اور افراد کو ان کے اہل خانہ قریبی صحت مراکز منتقل کر رہے ہیں۔ مقامی عمائدین نے بتایا کہ حالیہ دنوں میں بیماری کے غیر معمولی کیسز میں اضافہ دیکھا گیا ہے، جس نے دیہی آبادی میں تشویش بڑھا دی ہے۔ دیہاتیوں کا کہنا ہے کہ یہ علاقے دور افتادہ اور پسماندہ ہیں جہاں صاف پانی، نکاسی آب اور صحت کی بنیادی سہولیات پہلے ہی محدود ہیں، جس کے باعث صورتحال مزید سنگین ہو رہی ہے۔ مقامی وکیل وقیف شاہ نے بتایا کہ زیادہ تر آبادی زراعت اور چھوٹے کاروبار سے وابستہ ہے جبکہ بیماری سے متعلق آگاہی کی کمی کے باعث لوگ احتیاطی تدابیر اختیار کرنے سے قاصر ہیں، جس سے وبا پھیلنے کا خدشہ بڑھ گیا ہے۔ مقامی افراد نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ دیہات میں پانی کے ذرائع اکثر آلودہ ہوتے ہیں، جو ممکنہ طور پر بیماری کے پھیلاؤ کی بڑی وجہ ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے حکومت سے فوری طور پر صاف پانی کی فراہمی، صفائی کے نظام میں بہتری اور طبی سہولیات کی فراہمی کا مطالبہ کیا ہے کہ فوری طور پر میڈیکل ٹیمیں متاثرہ علاقوں میں بھیجی جائیں، مریضوں کے لیے ادویات فراہم کی جائیں اور بنیادی صحت مراکز کی صلاحیت بڑھائی جائے تاکہ بروقت تشخیص اور علاج ممکن ہو سکے۔ دوسری جانب محکمہ صحت کے ایک اہلکار کے مطابق رپورٹ کے بعد پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے پانی کے نمونے حاصل کر لیے ہیں تاکہ آلودگی اور بیماری کے درمیان تعلق کی جانچ کی جا سکے، تاہم ابھی تک کیسز کی حتمی تعداد کی تصدیق نہیں ہو سکی اور لیبارٹری رپورٹس کا انتظار کیا جا رہا ہے۔

لاہور میں پانی و سیوریج خدمات انسانی حقوق کے بنیادی معیار پر پوری نہ اترنے کا انکشاف

لاہور (نمائندہ مقامی حکومت) ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان (ایچ آر سی پی) اور یورپی یونین کے اشتراک سے کی گئی ایک تحقیق میں انکشاف ہوا ہے کہ لاہور میں پانی، سیوریج اور نکاسی آب کی فراہمی بنیادی انسانی حقوق کے تقاضوں پر پوری نہیں اتر رہی۔ "لاہور میں پانی اور صفائی تک رسائی میں شہری محرومی" کے عنوان سے جاری رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ان خدمات کی منصفانہ اور مساوی فراہمی میں سرکاری اداروں اور بیوروکریسی کی ناقص کارکردگی بڑی رکاوٹ ہے۔ مختلف محکمے غیر مربوط انداز میں کام کر رہے ہیں، جس سے نہ صرف وسائل کا ضیاع ہو رہا ہے بلکہ عوام کا اعتماد بھی متاثر ہو رہا ہے۔ رپورٹ میں نشاندہی کی گئی ہے کہ لاہور میں مؤثر بلدیاتی نظام کے فقدان کے باعث جوابدہی کا نظام کمزور ہو گیا ہے، جس سے شہری نمائندگی اور نگرانی کے ڈھانچے متاثر ہوئے ہیں۔ تحقیق کے مطابق تیزی سے بڑھتی ہوئی شہری آبادی، بے ہنگم پھیلاؤ اور ناقص دیکھ بھال کے باعث پانی اور نکاسی آب کا نظام شدید دباؤ کا شکار ہے، جس کے نتیجے میں شہری سیلاب، آلودہ پانی اور محفوظ پانی و صفائی کی سہولیات تک محدود رسائی جیسے مسائل پیدا ہو رہے ہیں، جن کا زیادہ اثر غریب اور پسماندہ طبقات پر پڑتا ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ لاہور میں سرکاری سطح پر محفوظ پینے کے پانی کی فراہمی میں ناکامی کے باعث بوتل بند پانی پر انحصار بڑھ گیا ہے۔ مزید برآں، پانی کے ضیاع، ناقص شہری منصوبہ بندی اور زمین کے استعمال کے قواعد کو بھی مسائل کی بڑی وجوہات قرار دیا گیا ہے، جو زیر زمین پانی کی بحالی اور قدرتی نظام میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ تحقیق میں خواجہ سرا افراد اور معذور افراد کو درپیش مسائل کو بھی اجاگر کیا گیا، جنہیں عوامی مقامات پر بنیادی صفائی کی سہولیات تک رسائی میں مشکلات کا سامنا ہے۔ رپورٹ میں سفارش کی گئی ہے کہ پانی اور صفائی کو بنیادی انسانی حق کے طور پر قانون سازی کے ذریعے تسلیم کیا جائے، غیر رسمی بستیوں میں سہولیات کی فراہمی کو ترجیح دی جائے، پانی کے ضیاع کو کم کرنے کے لیے مؤثر اقدامات کیے جائیں اور شہری منصوبہ بندی کو ماحولیاتی تقاضوں سے ہم آہنگ کیا جائے۔

ایبٹ آباد میں شجرکاری مہم کا آغاز، امتحانات کے دوران دفعہ 144 نافذ

ایبٹ آباد (نمائندہ مقامی حکومت) کمشنر ہزارہ ڈویژن فیاض علی شاہ نے کمشنر ہاؤس میں پودا لگا کر شجرکاری مہم کا باضابطہ آغاز کر دیا۔ اس موقع پر کنزرویٹر جنگلات، سیکریٹری ٹو کمشنر، اسسٹنٹ کمشنرز اور محکمہ جنگلات کے نمائندے بھی موجود تھے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کمشنر نے کہا کہ ماحولیاتی تحفظ، موسمیاتی تبدیلی کے اثرات میں کمی اور آنے والی نسلوں کے محفوظ مستقبل کے لیے شجرکاری نہایت اہم ہے۔ انہوں نے کہا کہ درخت لگانا صدقہ جاریہ ہے اور ہر شہری کو اس قومی فریضے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ جاری شجرکاری مہم کے دوران زیادہ سے زیادہ پودے لگائیں اور ان کی مناسب دیکھ بھال بھی یقینی بنائیں تاکہ یہ مہم دیرپا اور مؤثر نتائج دے سکے۔ فیاض علی شاہ نے اس بات پر زور دیا کہ صرف پودے لگانا کافی نہیں بلکہ ان کی حفاظت اور نگہداشت بھی اتنی ہی ضروری ہے۔ کمشنر ہزارہ نے ہدایت دی کہ محکمہ جنگلات کے تعاون سے ڈویژن کی سطح پر ایک جامع منصوبہ تیار کیا جائے تاکہ پوری ہزارہ ڈویژن میں مؤثر انداز میں شجرکاری مہم چلائی جا سکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بڑے پیمانے پر شجرکاری کے لیے مخصوص مقامات کا تعین کیا جائے اور اس عمل میں یونیورسٹی طلبہ کو بھی شامل کیا جائے۔ دوسری جانب ڈپٹی کمشنر ایبٹ آباد نے ایس ایس سی سالانہ امتحانات 2026 کے پرامن انعقاد کو یقینی بنانے کے لیے دفعہ 144 نافذ کر دی ہے۔ اس حکم کے تحت امتحانی مراکز کے 200 گز کے دائرے میں ہر قسم کے اجتماعات پر مکمل پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ یہ فیصلہ فیڈرل بورڈ کے کنٹرولر امتحانات کی درخواست پر کیا گیا تاکہ امتحانات کے دوران نظم و ضبط برقرار رکھا جا سکے اور کسی بھی ناخوشگوار واقعے سے بچا جا سکے۔ پابندیاں 31 مارچ سے نافذ ہوں گی اور 4 مئی تک جاری رہیں گی۔ جن تعلیمی اداروں میں یہ پابندی نافذ ہوگی ان میں گورنمنٹ ایف جی بوائز پبلک ہائی اسکول ایبٹ آباد، آرمی برن ہال کالج بوائز، آرمی پبلک اسکول اینڈ کالج پی ایم اے کاکول، آرمی برن ہال کالج فار گرلز، آرمی پبلک اسکول اینڈ کالج (ایف ایف سینٹر) اور ایف جی فضائیہ پبلک اسکول پی اے ایف بیس کلا باغ شامل ہیں۔ ضلعی انتظامیہ نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ اس حکم پر مکمل عمل کریں، بصورت دیگر خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ 188 کے تحت قانونی کارروائی کی جائے گی۔

کراچی ماحولیاتی خطرات سے دوچار حساس ترین شہروں میں شامل، فورم میں انکشاف

کراچی (نمائندہ مقامی حکومت) ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ کراچی دنیا کے ان بڑے شہروں میں شامل ہے جو ماحولیاتی تبدیلی کے باعث شدید خطرات سے دوچار ہیں، جہاں شدید گرمی، شہری سیلاب، ساحلی خطرات اور کمزور انفراسٹرکچر بڑے چیلنجز بن چکے ہیں۔ یہ بات ''اربن کلائمیٹ فورم: سسٹیمیٹک کلائمیٹ رسک سے تیاری تک'' کے عنوان سے منعقدہ سیمینار میں سامنے آئی، جس کا انعقاد کراچی سینٹر فار کلائمیٹ چینج اور سہیل یونیورسٹی نے زکی حسن آڈیٹوریم، میڈیکیئر ہسپتال میں کیا۔ وفاقی سیکریٹری برائے موسمیاتی تبدیلی و ماحولیاتی ہم آہنگی عائشہ حمیرا موریانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کراچی اپنی ساحلی پوزیشن، گنجان آبادی اور کمزور طرزِ حکمرانی کے باعث انتہائی حساس شہر بن چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہیٹ ویوز موسمیاتی تبدیلی کا نمایاں اثر ہیں، جبکہ آئندہ مون سون میں شدید بارشوں کی توقع ہے اور موجودہ نکاسی آب کا نظام اس دباؤ کو برداشت کرنے کے قابل نہیں۔ انہوں نے کہا کہ موسمیاتی چیلنجز سے نمٹنے کے لیے سرکاری سرمایہ کاری، کمیونٹی کی شمولیت اور تعلیمی اداروں کے کردار کو بڑھانا ہوگا تاکہ حکومتی نظام کو زیادہ مؤثر اور متحرک بنایا جا سکے۔ ان کے مطابق بڑھتی ہوئی آبادی کے باعث کچرے میں سالانہ آٹھ فیصد اضافہ ہو رہا ہے، جو ایک طرف مسئلہ ہے تو دوسری جانب سرمایہ کاری کا موقع بھی فراہم کرتا ہے۔ رکن سندھ اسمبلی ریحان بندوق والے نے کہا کہ معاشرے میں مسائل کا شعور موجود ہے مگر عملدرآمد کا فقدان ہے۔ انہوں نے تعلیمی اداروں پر زور دیا کہ وہ قابلِ عمل تجاویز پیش کریں اور مختلف شعبوں کے درمیان رابطہ پیدا کریں۔ قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے موسمیاتی تبدیلی کی چیئرپرسن منزہ حسن نے کہا کہ موسمیاتی تبدیلی سے نمٹنے میں سب سے بڑی رکاوٹ ادارہ جاتی صلاحیت اور باہمی رابطے کی کمی ہے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ صوبائی حکومتیں یکساں طور پر تکنیکی، مالی اور ادارہ جاتی صلاحیت نہیں رکھتیں جبکہ بلدیاتی ادارے، جو شہری سطح پر سب سے اہم کردار ادا کرتے ہیں، سب سے کمزور کڑی ہیں۔ انہوں نے زور دیا کہ شہری منصوبہ بندی، پانی کے انتظام، انفراسٹرکچر اور صحت عامہ سمیت ہر شعبے میں موسمیاتی تبدیلی کو بنیادی عنصر کے طور پر شامل کرنا ہوگا۔ فورم میں دیگر ماہرین نے بھی مختلف مسائل اور ان کے حل پر روشنی ڈالی۔ یونیورسٹی آف مانچسٹر کے ڈاکٹر جوزے انتونیو پیم نے ادارہ جاتی رکاوٹوں کے حل پر بات کی، جبکہ سینٹیک فائبر کے سی ای او عابد عمر نے شہروں میں بڑھتے ہوئے کچرے اور اسے جلانے کے رجحان کو فضائی آلودگی میں اضافے کی بڑی وجہ قرار دیا۔ پاکستان بزنس کونسل کے سینٹر فار ریسپانسبل بزنس کی نمائندہ نازش شیخانی نے کہا کہ بڑھتا ہوا درجہ حرارت نہ صرف مصنوعات بلکہ ملازمین کی کارکردگی کو بھی متاثر کر رہا ہے۔ ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل کے کنٹری ڈائریکٹر کاشف علی نے مؤثر مانیٹرنگ سسٹم کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اس وقت ڈیٹا اکٹھا کرنے کے لیے کوئی ایک مربوط ادارہ موجود نہیں، جس کے باعث پالیسی سازی متاثر ہوتی ہے۔ ماہرین کے مطابق اگر فوری اقدامات نہ کیے گئے تو کراچی کو مستقبل میں مزید سنگین ماحولیاتی اور شہری مسائل کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

سالڈ ویسٹ مینجمنٹ

ساہیوال کا ویسٹ ٹریٹمنٹ پلانٹ ناکارہ، کچرا ڈمپنگ سائٹ میں تبدیل

ساہیوال: ساہیوال میں قائم سالڈ ویسٹ سیگریگیشن، ٹریٹمنٹ اور ڈسپوزل پلانٹ ایک سال سے زائد عرصے سے غیر فعال پڑا ہے اور اسے باقاعدہ کچرا پھینکنے کی جگہ میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق 39 کروڑ 43 لاکھ روپے کی لاگت سے 25 ایکڑ زرعی اراضی پر قائم اس پلانٹ کو روزانہ 150 سے 200 ٹن کچرا پراسیس کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا تھا، تاہم تکمیل کے باوجود یہ منصوبہ فعال نہ ہو سکا۔ پلانٹ کو باضابطہ طور پر ساہیوال میونسپل کارپوریشن کے حوالے کیا گیا تھا، مگر بعدازاں اسے ساہیوال سالڈ ویسٹ کمپنی کے سپرد کر دیا گیا۔ اس کے باوجود پلانٹ غیر فعال رہا اور ٹھیکیدار کمپنی ایم/ایس افضل سیال اینڈ کمپنی گزشتہ چھ ماہ سے اس جگہ کو کچرا پھینکنے کے لیے استعمال کرتی رہی۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ مذکورہ کمپنی نے اب ویو ہوٹل کے قریب نئی ڈمپنگ سائٹ منتقل ہونے کے باوجود پلانٹ کے احاطے سے کچرا صاف نہیں کیا، جس سے ماحولیاتی اور صحت کے مسائل میں اضافہ ہو رہا ہے۔ واضح رہے کہ اسی ٹھیکیدار پر دو ماہ قبل شہر میں بغیر ڈھکے کچرا منتقل کرنے پر پانچ لاکھ روپے جرمانہ بھی عائد کیا گیا تھا۔ اربن یونٹ کے حکام کے مطابق پلانٹ دسمبر 2024 میں میونسپل کارپوریشن کے حوالے کیا گیا تھا، جسے بعدازاں 2025 کے وسط میں سالڈ ویسٹ کمپنی کے سپرد کر دیا گیا کیونکہ میونسپل ادارہ اسے چلانے کی صلاحیت نہیں رکھتا تھا۔ میونسپل کارپوریشن کے سی ای او شیخ اشفاق نے بھی اس بات کی تصدیق کی کہ پلانٹ کو فعال نہ ہونے کی وجہ سے دوسرے ادارے کے حوالے کیا گیا۔ حکام کے مطابق معاملہ کمپنی بورڈ کے زیر غور ہے اور جلد اسے کسی تیسرے فریق کے حوالے کرنے کا امکان ہے۔ کمشنر ڈاکٹر آصف طفیل نے یقین دہانی کرائی ہے کہ پلانٹ کو فعال بنانے کے لیے اقدامات کیے جا رہے ہیں، جبکہ اربن یونٹ حکام کا کہنا ہے کہ تکنیکی تربیت کے فقدان کے باعث پلانٹ مکمل طور پر فعال نہیں ہو سکا۔

اسلام آباد میں صفائی کی نگرانی کے لیے محلہ کمیٹیاں قائم کرنے کا فیصلہ

(اس)لام آباد: وفاقی دارالحکومت میں صفائی اور سینی ٹیشن کے نظام کو بہتر بنانے کیلئے محلوں کی سطح پر کمیٹیاں قائم کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے، تاکہ شہریوں کو بھی نگرانی کے عمل میں شامل کیا جا سکے۔ سی ڈی اے کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے چیئرمین محمد علی رندھاوا نے ہدایت کی کہ فوری طور پر نیبر ہڈ کمیٹیاں تشکیل دی جائیں اور صفائی کے مسائل کے حل کیلئے جامع نظام وضع کیا جائے۔ اجلاس میں بتایا گیا کہ سینی ٹیشن سروسز کی آؤٹ سورسنگ کیلئے ٹینڈرنگ کے عمل میں تکنیکی وجوہات کی بنا پر تاخیر کا سامنا ہے، جس کے باعث عارضی طور پر نئی مشینری کی فراہمی اور دیگر اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ فیصلہ کیا گیا کہ شہر بھر میں کچرا اٹھانے کیلئے جدید مشینری اور اضافی عملہ فراہم کیا جائے گا، جبکہ شہری و دیہی علاقوں میں کچرا کنٹینرز اور ٹرالیز کی تعداد میں اضافہ کیا جائے گا۔ خراب کنٹینرز کی مرمت اور مختلف مقامات پر ڈسٹ بنز کی تنصیب بھی کی جائے گی۔ چیئرمین سی ڈی اے نے ہدایت کی کہ تجارتی مراکز میں تھری بن سسٹم متعارف کرایا جائے تاکہ کچرے کی علیحدگی اور ری سائیکلنگ کو فروغ دیا جا سکے، جبکہ تاجروں کو بھی صفائی مہم میں شامل کیا جائے۔ انہوں نے کچرا پھینکنے والوں کے خلاف جرمانے عائد کرنے اور اسلام آباد فوڈ اتھارٹی کو ریسٹورنٹس کے خلاف کارروائی کی ہدایت بھی کی۔ اجلاس میں 24 گھنٹے فعال کنٹرول روم قائم کرنے کا فیصلہ بھی کیا گیا، جبکہ شہری شکایات کے ازالے کیلئے ہیلپ لائن نمبرز کو ڈیجیٹل اسکرینز پر نمایاں کرنے کی ہدایت دی گئی۔ حکام کے مطابق فیلڈ اسٹاف کو وائرلیس سیٹس اور نئی یونیفارمز فراہم کی جائیں گی، جبکہ کچرا چننے والے افراد کی رجسٹریشن اور لائسنسنگ کا عمل بھی شروع کیا جائے گا۔ سی ڈی اے حکام کا کہنا ہے کہ یہ اقدامات عارضی بنیادوں پر کیے جا رہے ہیں اور نئی آؤٹ سورسنگ پالیسی کے نفاذ تک جاری رہیں گے۔

کراچی: گلستانِ جوہر میں اہم ٹریفک کوریڈور کی بحالی کا کام شروع

کراچی: کئی برسوں کی نظر اندازی کے بعد گلستانِ جوہر کے اہم ٹریفک کوریڈور کی بحالی کے منصوبے کا باقاعدہ آغاز کر دیا گیا۔ جمعہ کے روز میئر کراچی مرتضیٰ وہاب نے ڈیڑھ ارب 60 کروڑ روپے لاگت کے اس بڑے انفراسٹرکچر منصوبے کا سنگِ بنیاد رکھا۔ اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے میئر کراچی کا کہنا تھا کہ اس منصوبے کی تکمیل سے روزانہ اس سڑک کو استعمال کرنے والے لاکھوں شہریوں کو نمایاں ریلیف ملے گا۔ یہ سڑک شہر کی اہم شاہراہوں سے رابطہ فراہم کرتی ہے جن میں ایئرپورٹ، شارع فیصل اور کورنگی انڈسٹریل ایریا تک رسائی شامل ہے۔ منصوبے کے تحت پہلوان گوٹھ روڈ سے حبیب یونیورسٹی اور وہاں سے صفورا کے ریس کورس روڈ تک مرکزی شاہراہ کی ازسرِ نو تعمیر اور اپ گریڈیشن کی جائے گی۔ تقریباً 4.26 کلومیٹر طویل اس کوریڈور کو جدید ڈوئل کیرج وے میں تبدیل کیا جائے گا جس میں نکاسیٔ آب، سیوریج اور اسٹریٹ لائٹنگ کی سہولیات بھی شامل ہوں گی۔ حکام کے مطابق اس منصوبے کی تکمیل سے شہر کے مشرقی علاقوں میں ٹریفک کے بہاؤ اور رابطہ کاری میں نمایاں بہتری آئے گی۔ پہلوان گوٹھ کوریڈور گزشتہ ایک دہائی سے شدید خستہ حالی کا شکار تھا جس کے باعث شہریوں کو ٹوٹ پھوٹ کا شکار سڑک، ٹریفک جام اور بارش کے دوران پانی جمع ہونے جیسے مسائل کا سامنا رہتا تھا۔ میئر مرتضیٰ وہاب نے بتایا کہ منصوبے کے تحت 36 فٹ چوڑی جدید سڑک تعمیر کی جائے گی جبکہ بارش کے پانی کی نکاسی کے لیے جدید ڈرینج سسٹم اور سیوریج لائنیں بھی بچھائی جائیں گی تاکہ علاقے میں پانی جمع ہونے کے مسئلے کو مستقل بنیادوں پر حل کیا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ منصوبے میں جدید اسٹریٹ لائٹنگ بھی نصب کی جائے گی جس کے لیے 200 سے زائد بجلی کے کھمبے اور ایل ای ڈی لائٹس لگائی جائیں گی تاکہ رات کے وقت بھی ٹریفک کی روانی محفوظ اور بہتر رہے۔ اس موقع پر ڈپٹی میئر کراچی سلمان عبداللہ مراد، کے ایم سی کونسل کے پارلیمانی لیڈر کرم اللہ وقاصی، ڈپٹی پارلیمانی لیڈر دل محمد، منتخب نمائندے اور دیگر سرکاری افسران بھی موجود تھے۔ میئر کراچی کا کہنا تھا کہ صفورا اور ملحقہ علاقوں کے رہائشیوں کو اس منصوبے سے نمایاں فائدہ پہنچے گا اور ضلع شرقی میں ٹریفک کا دباؤ بھی کم ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ کراچی میں سڑکوں اور انفراسٹرکچر کی بہتری کے لیے ترقیاتی منصوبے مرحلہ وار جاری رہیں گے تاکہ شہریوں کو بہتر سہولیات فراہم کی جاسکیں۔ مرتضیٰ وہاب نے مزید بتایا کہ منور چورنگی انڈرپاس پر کام تیزی سے جاری ہے جبکہ کریم آباد انڈرپاس کو عید کے فوراً بعد ٹریفک کے لیے کھول دیا جائے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ کراچی جیسے بڑے شہر میں ترقیاتی کام آسان

میئر کراچی مرتضیٰ وہاب نے ڈیڑھ ارب 60 کروڑ روپے لاگت کے اس بڑے انفراسٹرکچر منصوبے کا سنگِ بنیاد رکھا۔ اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے میئر کراچی کا کہنا تھا کہ اس منصوبے کی تکمیل سے روزانہ اس سڑک کو استعمال کرنے والے لاکھوں شہریوں کو نمایاں ریلیف ملے گا۔ یہ سڑک شہر کی اہم شاہراہوں سے رابطہ فراہم کرتی ہے جن میں ایئرپورٹ، شارع فیصل اور کورنگی انڈسٹریل ایریا تک رسائی

ہوں گی۔ حکام کے مطابق اس منصوبے کی تکمیل سے شہر کے مشرقی علاقوں میں ٹریفک کے بہاؤ اور رابطہ کاری میں نمایاں بہتری آئے گی۔ پہلوان گوٹھ کوریڈور گزشتہ ایک دہائی سے شدید خستہ حالی کا شکار تھا جس کے باعث شہریوں کو ٹوٹ پھوٹ کا شکار سڑک، ٹریفک جام اور بارش کے دوران پانی جمع ہونے جیسے مسائل کا سامنا رہتا تھا۔ میئر مرتضیٰ وہاب نے بتایا کہ منصوبے کے تحت 36 فٹ چوڑی جدید سڑک تعمیر کی جائے گی جبکہ بارش کے پانی کی نکاسی کے لیے جدید ڈرینج سسٹم اور سیوریج لائنیں بھی بچھائی جائیں گی تاکہ علاقے میں پانی جمع ہونے کے مسئلے کو مستقل بنیادوں پر حل کیا جاسکے۔

نہیں تاہم اس وقت شہر کے تمام 25 ٹاؤنز اور ساتوں اضلاع میں مختلف منصوبوں پر کام جاری ہے اور ان کے نتائج بتدریج سامنے آئیں گے۔ کراچی: گلستان جوہر میں اہم ٹریفک کوریڈور کی بحالی کا کام شروع کراچی: کئی برسوں کی نظر اندازی کے بعد گلستان جوہر کے اہم ٹریفک کوریڈور کی بحالی کے منصوبے کا باقاعدہ آغاز کر دیا گیا۔ جمعہ کے روز

شامل ہے۔ منصوبے کے تحت پہلوان گوٹھ روڈ سے حبیب یونیورسٹی اور وہاں سے صفورا کے ریس کورس روڈ تک مرکزی شاہراہ کی ازسرِ نو تعمیر اور اپ گریڈیشن کی جائے گی۔ تقریباً 4.26 کلومیٹر طویل اس کوریڈور کو جدید ڈوئل کیرج وے میں تبدیل کیا جائے گا جس میں نکاسیٔ آب، سیوریج اور اسٹریٹ لائٹنگ کی سہولیات بھی شامل

کراچی میں ای بس سروس کا ایک اور روٹ شروع

کراچی: سندھ حکومت نے شہر میں پبلک ٹرانسپورٹ کو بہتر بنانے کے سلسلے میں ای بس سروس کا ایک اور روٹ متعارف کرا دیا ہے، جو گلشنِ معمار سے ٹاور تک چلایا جائے گا۔ اس حوالے سے منگل کے روز ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب میں صوبائی سینئر وزیر شرجیل انعام میمن، میئر کراچی مرتضیٰ وہاب، ڈپٹی میئر سلمان مراد، رکن قومی اسمبلی ڈاکٹر شاہدہ رحمانی سمیت دیگر اہم شخصیات نے شرکت کی۔ اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے شرجیل انعام میمن نے کہا کہ گلشنِ معمار کے رہائشیوں کو اس نئی الیکٹرک بس سروس سے نمایاں فائدہ ہوگا۔ ابتدائی طور پر بسیں بندرگاہ پر روک لی گئی تھیں اور دیگر کے مقابلے میں سندھ حکومت کو ایک فیصد کے بجائے 18 فیصد ٹیکس ادا کرنا پڑا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ سندھ حکومت نے پاکستان میں پہلی بار خواتین کے لیے مخصوص پنک بس سروس اور پنک اسکوٹیز بھی متعارف کروائیں۔ ان کا کہنا تھا کہ پاکستان پیپلز پارٹی عوام سے کیے گئے وعدے پورے کر رہی ہے اور یہ تمام اقدامات آصف علی زرداری، بلاول بھٹو زرداری، فریال تالپور اور سندھ حکومت کے مشترکہ وژن کی عکاسی کرتے ہیں۔ شرجیل میمن نے کہا کہ ملک اس وقت دہشت گردی کے خلاف جنگ میں مصروف ہے اور مسلح افواج دشمن کا بھرپور مقابلہ کر رہی ہیں۔

انہوں نے ذوالفقار علی بھٹو اور بینظیر بھٹو کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کی قیادت نے ملک کے دفاع کو مضبوط بنایا۔ ان کا کہنا تھا کہ سندھ حکومت معیاری اور مفت طبی سہولیات بھی فراہم کر رہی ہے جو ملک کے دیگر حصوں میں دستیاب نہیں۔ اس موقع پر انہوں نے اعلان کیا کہ شاہراہِ بھٹو کو 30 اپریل کو ٹریفک کے لیے کھول دیا جائے گا جبکہ اس پر دن رات کام جاری ہے۔ میئر کراچی مرتضیٰ وہاب نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پیپلز پارٹی جب وعدہ کرتی ہے تو اسے پورا بھی کرتی ہے اور عوام کے

مینڈیٹ کے مطابق کام جاری رکھا جائے گا۔ رکن قومی اسمبلی ڈاکٹر شاہدہ رحمانی نے گلشنِ معمار کے مکینوں کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ علاقے کا دیرینہ مطالبہ پورا ہوگیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ٹرانسپورٹ مسائل کا حل عوام کی بڑی ضرورت تھی۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ علاقے میں 20 بستروں پر مشتمل اسپتال بھی تعمیر کیا گیا ہے۔

کراچی میں خصوصی بچوں اور بزرگ شہریوں کے لیے ڈبل ڈیکر بس ٹور کا اہتمام

کراچی (نمائندہ خصوصی) سندھ ٹورازم ڈیولپمنٹ کارپوریشن نے یومِ پاکستان کے موقع پر خصوصی بچوں اور بزرگ شہریوں کے لیے ایک منفرد ڈبل ڈیکر بس ٹور کا اہتمام کیا۔ یہ ٹور قائداعظم ہاؤس میوزیم (فلیگ اسٹاف ہاؤس) سے شروع ہو کر شارع فیصل کے راستے ملیر ہالٹ تک گیا اور پھر واپس آیا۔ تقریب کا آغاز پرچم کشائی اور قومی ترانے سے ہوا، جس کے بعد پاکستان کے جھنڈے کے رنگوں سے مزین کیک کاٹا گیا۔ اس موقع پر خصوصی بچوں اور بزرگ شہریوں نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اس تقریب کو یادگار قرار دیا۔ دارالسکون سے تعلق رکھنے والی کوکی لوئس نے کہا کہ ڈبل ڈیکر بس میں سفر کا یہ ان کا پہلا تجربہ تھا اور وہ یومِ پاکستان اس انداز میں منا کر بہت خوش ہیں۔ معروف ادیبہ اور شاعرہ حمیٰ نعیم بیگ نے کہا کہ اگرچہ دنیا میں مختلف مسائل موجود ہیں، لیکن اپنے ملک پاکستان سے محبت ہمیں یومِ پاکستان کی تقریبات میں شرکت پر آمادہ کرتی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ 23 مارچ ایک اہم دن ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا، اور نئی نسل کو اس کی اہمیت سے آگاہ کرنا ضروری ہے۔ سینئر صحافی محمود شام نے کہا کہ یومِ پاکستان ہمیں قراردادِ پاکستان کے اصولوں پر عمل کرتے ہوئے ملک کے مسائل حل کرنے کا درس دیتا ہے۔ ایڈونچر ٹورازم سے

وابستہ خواجہ جہانزیب نے کہا کہ سندھ پاکستان کا ایک تاریخی صوبہ ہے

جس کی سیاحت کو فروغ دینا ضروری ہے۔ انہوں نے خصوصی بچوں کے لیے اس اقدام کو سراہتے ہوئے کہا کہ ایسے بچوں کو تفریح کے مواقع کم ملتے ہیں، اس لیے یہ اقدام قابلِ تحسین ہے۔ ایس ٹی ڈی سی کے مینجنگ ڈائریکٹر فیاض علی شاہ نے کہا کہ اس ٹور کا مقصد یومِ پاکستان کی قومی روح کو اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ خصوصی بچوں اور بزرگ شہریوں کو خوشگوار اور یادگار تجربہ فراہم کرنا تھا۔ گائیڈڈ ٹور کے دوران شرکاء کو شہر کے اہم مقامات جیسے کیماڑی بندرگاہ، اسٹیٹ بینک آف پاکستان، حبیب بینک پلازہ، گورنر ہاؤس اور شارع فیصل کا دورہ بھی کرایا گیا۔ یہ ٹور شرکاء کے لیے کراچی کے متحرک ماحول اور تاریخی ورثے کو قریب سے دیکھنے کا ایک بہترین موقع ثابت ہوا۔

زائد کرایہ وصول کرنے والوں کیخلاف قانونی کارروائی کی جائے: مریم نواز شریف

لاہور (نمائندہ مقامی حکومت) وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف نے عید کے موقع پر مسافروں سے مقررہ سے زیادہ کرایہ وصول کرنے والوں کے خلاف کریک ڈاؤن کا حکم دیا۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے

بیٹھنے کے مناسب انتظام اور پنکھے کی موجودگی یقینی بنانے کی ہدایت کی۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے تمام بس سٹینڈز پر صفائی ستھرائی یقینی بنانے کی ہدایت کی اور عوام کو ریلیف دینے کے لئے محکمہ ٹرانسپورٹ اور دیگر متعلقہ حکام کو فیلڈ میں مسلسل چیکنگ کا حکم

زائد کرائے وصول کرنے پر سخت قانونی کارروائی کرنے کی ہدایت کی اور تمام اضلاع میں مقررہ کرایوں پر عملدرآمد یقینی بنانے کے لئے ضروری اقدامات کا حکم دیا۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے ڈپٹی کمشنرز کو زائد کرایوں کی وصولی اور ٹکٹ بلیک روکنے کے لئے کڑی مانیٹرنگ کا حکم دیا اور تمام بس سٹینڈز پر کرایہ نامے نمایاں آویزاں کرنے کی ہدایت کی۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے روزہ دار مسافروں کے افطار کا اہتمام کرنے کا حکم دیا اور بس سٹینڈز کی انتظار گاہوں پر

دیا۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے بازاروں اور مارکیٹوں میں سماج دشمن عناصر کی آمدورفت کی کڑی مانیٹرنگ کی بھی ہدایت کی۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف کا کہنا ہے کہ عید کے موقع پر گھر کو لوٹنے والے غریب مسافروں کے استحصال کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ہر بس سٹینڈز پر کرائے نامے نمایاں آویزاں کر کے عملدرآمد یقینی بنایا جائے۔ مسافروں سے زائد کرایہ وصول کرنے والوں کے خلاف فوری قانونی کارروائی کی جائے۔

پشاور کے جنوبی حصے کے لیے 31 کلومیٹر طویل آؤٹر رنگ روڈ منصوبہ زیرِ غور

پشاور: وزیراعلیٰ خیبر پختونخوا محمد سہیل آفریدی کی زیرِ صدارت پشاور کے جنوبی حصے کے لیے آؤٹر رنگ روڈ منصوبے سے متعلق ایک اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں منصوبے کی مجوزہ تفصیلات اور آئندہ اقدامات پر غور کیا گیا۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ پشاور کے جنوبی حصے کے لیے مجوزہ دوسری رنگ روڈ تقریباً 31 کلومیٹر طویل ہوگی جو شہر کے جنوبی علاقوں کو کور کرے گی۔ اس منصوبے کا مقصد شہر میں بڑھتے ہوئے ٹریفک کے دباؤ کو کم کرنا اور ٹریفک کے بہاؤ کو بہتر بنانا ہے۔ اجلاس میں بتایا گیا کہ آؤٹر رنگ روڈ منصوبہ نہ صرف ٹریفک کے مسائل میں کمی لائے گا بلکہ اس سے علاقے میں تجارتی اور معاشی سرگرمیوں کو بھی فروغ ملنے کی توقع ہے۔ منصوبے کو تقریباً تین سال کے عرصے میں مکمل کرنے کی تجویز زیرِ غور ہے جبکہ اس کی ابتدائی تخمینہ لاگت تقریباً 50 سے 60

ارب روپے بتائی گئی ہے۔ وزیراعلیٰ نے ہدایت کی کہ منصوبے میں عوام کی سہولت کے پیشِ نظر مناسب مقامات پر انٹرچینجز شامل کیے جائیں تاکہ شہریوں کو بہتر سفری سہولتیں فراہم کی جاسکیں۔ انہوں نے مزید ہدایت دی کہ منصوبے کی منصوبہ بندی مستقبل کی شہری ضروریات اور ترقی کو مدِنظر رکھ کر کی جائے۔ اجلاس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ نیشنل ہائی وے اتھارٹی سے رابطہ کر کے پشاور بس ٹرمینل پر انٹرچینج کے حصول کے لیے اقدامات کیے جائیں۔ اس انٹرچینج کے قیام سے ٹریفک کو شہر میں داخل ہوئے بغیر براہِ راست گزرنے کی سہولت میسر آئے گی جس سے شہری ٹریفک میں نمایاں کمی متوقع ہے۔ وزیراعلیٰ نے متعلقہ حکام کو یہ بھی ہدایت کی کہ نئی رنگ روڈ پر بی آر ٹی ٹریک شامل کرنے کے امکان کا جائزہ لیا جائے تاکہ عوامی ٹرانسپورٹ کے نظام کو بھی مزید بہتر بنائے۔

انتہاپسندی کے خاتمے کے لیے تعلیمی اصلاحات ناگزیر قرار

کراچی (نمائندہ مقامی حکومت) ماہرین، قانون نافذ کرنے والے اداروں کے حکام اور پالیسی سازوں نے سندھ میں پرتشدد انتہاپسندی کے خاتمے کے لیے تعلیمی اصلاحات اور بدلتی ہوئی جغرافیائی وسیاسی صورتحال پر سنجیدہ غور وفکر کو ناگزیر قرار دیا ہے۔ یہ بات دوروزہ ورکشاپ کے اختتامی سیشن میں سامنے آئی، جس کا مقصد صوبے میں انتہاپسندی کے خاتمے کے لیے ایک جامع اور مؤثر حکمت عملی تیار کرنا تھا۔ ورکشاپ کا انعقاد سندھ سینٹر فار ایکسیلینس آن کاؤنٹرنگ وائلنٹ ایکسٹریمزم نے اقوام متحدہ کے ادارہ برائے منشیات وجرائم (UNODC) اور دیگر شراکت داروں کے تعاون سے ایک مقامی ہوٹل میں کیا۔ سندھ کے وزیر داخلہ ضیاء الحسن لنجار نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حالیہ دہشت گردی کے بعض واقعات، جن میں یونیورسٹی طلبہ کے ملوث ہونے کے شواہد سامنے آئے، اس امر کی نشاندہی کرتے ہیں کہ تعلیمی نظام میں فوری اصلاحات کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کو درپیش مسائل خطے کی مجموعی صورتحال سے جڑے ہوئے ہیں، اس لیے علاقائی حالات کا گہرائی سے جائزہ لینا ضروری ہے۔ صوبائی وزیر تعلیم سردار شاہ نے بتایا کہ حکومت نے نصاب سے نفرت انگیز مواد ختم کر دیا ہے اور ہنر پر مبنی تعلیم کے فروغ پر زور دیا جا رہا ہے، جو انتہاپسندی کے تدارک میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ ایڈیشنل آئی جی کراچی آزاد خان نے کہا کہ جہاں سیکیورٹی ادارے طاقت کے ذریعے دہشت گردی کے خاتمے کے لیے اقدامات کر رہے ہیں، وہیں غیر عسکری اقدامات کے ذریعے انتہاپسندی کی روک تھام پر مزید توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ معروف تجزیہ کار ڈاکٹر حمٰی باقعی نے ایک سابق طالب علم کے دہشت گردی میں ملوث ہونے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ انتہاپسندی صرف غربت یا محرومی کا نتیجہ نہیں بلکہ یہ خوشحال پس منظر رکھنے والے افراد کو بھی اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہے۔

انہوں نے نوجوانوں کے سوشل میڈیا کے بڑھتے ہوئے استعمال کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اب زیادہ تر نوجوان روایتی میڈیا کے بجائے واٹس ایپ اور ٹک ٹاک جیسے پلیٹ فارمز سے معلومات حاصل کرتے ہیں، اس لیے ان تک مؤثر انداز میں رسائی ضروری ہے۔ صحافی عامر ضیا نے کہا کہ سوشل میڈیا کے بڑھتے ہوئے اثر ورسوخ کی ایک بڑی وجہ روایتی میڈیا کی ساکھ میں کمی ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ مرکزی دھارے کے میڈیا کی ساکھ بحال کیے بغیر نوجوانوں پر سوشل میڈیا کے منفی اثرات کو کم نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے حکومتی بیانیے میں محتاط زبان کے استعمال کی ضرورت پر بھی زور دیا اور کہا کہ بعض اصطلاحات بین الاقوامی سطح پر غلط تاثر پیدا کرسکتی ہیں، اس لیے انسداد دہشت گردی کی حکمت عملی میں توازن اور سنجیدگی ضروری ہے۔ جامعہ کراچی کے ڈاکٹر مونیس احمر نے کہا کہ انتہا پسندی کے خاتمے کے لیے مختلف اداروں کے درمیان مسلسل رابطہ اور تعاون ضروری ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ معاشرے میں پائی جانے والی محرومی اور غصے کو دور کرنا ہوگا، کیونکہ یہی عوامل انتہاپسندی کو جنم دیتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ نفرت انگیز تقاریر اور لاؤڈ اسپیکر کے غلط استعمال کے خلاف قوانین موجود ہیں مگران پر مؤثر عملدرآمد نہیں ہورہا، جبکہ نصاب سے نفرت آمیز مواد کا مکمل خاتمہ بھی وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ماہرین کے مطابق انتہاپسندی کے خاتمے کے لیے صرف سیکیورٹی اقدامات کافی نہیں بلکہ تعلیمی، سماجی اور پالیسی سطح پر جامع اصلاحات ناگزیر ہیں۔

بلوچستان پولیس کی کارروائیاں، 40 روزہ مہم میں 497 اشتہاری ملزمان گرفتار

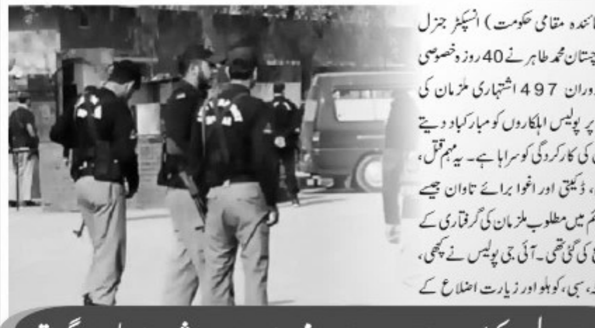

کوئٹہ (نمائندہ مقامی حکومت) انسپکٹر جنرل پولیس بلوچستان محمد طاہر نے 40 روزہ خصوصی مہم کے دوران 497 اشتہاری ملزمان کی گرفتاری پر پولیس اہلکاروں کو مبارکباد دیتے ہوئے ان کی کارکردگی کو سراہا ہے۔ یہ مہم قتل، اقدام قتل، ڈکیتی اور اغوا برائے تاوان جیسے سنگین جرائم میں مطلوب ملزمان کی گرفتاری کے لیے شروع کی گئی تھی۔ آئی جی پولیس نے کچھی، حب، کوئٹہ، سبی، کوہلو اور زیارت اضلاع کے افسران کے لیے نقد انعامات اور سی سی-1 سرٹیفکیٹس کا اعلان بھی کیا۔ جمعرات کو امن وامان کی صورتحال کا جائزہ لینے کے لیے منعقدہ اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے آئی جی نے پولیس کی کارکردگی پر اطمینان کا اظہار کیا۔ انہوں نے بتایا کہ گزشتہ سال مجموعی طور پر 587 اشتہاری ملزمان گرفتار کیے گئے تھے، جبکہ رواں سال 26 جنوری سے شروع ہونے والی مہم کے دوران 18 مارچ تک 497 اشتہاریوں کی گرفتاری پولیس کی محنت اور مربوط حکمت عملی کا واضح ثبوت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کامیابی سے ظاہر ہوتا ہے کہ پولیس فورس جرائم پیشہ عناصر کے خلاف مؤثر کارروائیاں کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ آئی جی پولیس نے بہترین کارکردگی دکھانے والے اضلاع کے لیے اضافی نقد انعامات کا بھی اعلان کیا اور ہدایت کی کہ جرائم کے خاتمے کے لیے ایسی کارروائیاں مزید تیز کی جائیں تاکہ عوام کو محفوظ ماحول فراہم کیا جاسکے۔

وزیراعلیٰ پنجاب کا کرائم کنٹرول ڈیپارٹمنٹ کا دائرہ کار بڑھانے کا فیصلہ

لاہور: وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز نے کرائم کنٹرول ڈیپارٹمنٹ کے دائرہ کار کو مزید وسیع کرنے اور اسے ایک اعلیٰ تحقیقاتی ادارہ بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ منگل کو جاری کردہ ایک سرکاری اعلامیے کے مطابق یہ فیصلہ جرائم کے خاتمے میں محکمے کی بہتر کارکردگی اور عوام کی مثبت رائے کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا گیا۔ اعلامیے میں بتایا گیا کہ سی سی ڈی کے دائرہ کار کو مزید بڑھایا جائے گا اور اسے دنیا کی پانچ بڑی کرائم کنٹرول ایجنسیوں کے طرز پر ترقی دی جائے گی۔ وزیراعلیٰ نے ہدایت دی کہ سی سی ڈی کو جدید فرانزک سہولیات، جدید تحقیقاتی مہارتوں، جدید ٹیکنالوجی، مصنوعی ذہانت پر مبنی سافٹ ویئر، جدید انٹیلی جنس نگرانی کے نظام اور جدید مشینری و آلات سے لیس کیا جائے تاکہ اسے پاکستان کے جدید ترین قانون نافذ کرنے والے اداروں میں شامل کیا جاسکے۔ اس کے علاوہ جرائم پیشہ افراد کی ٹریکنگ اور نگرانی کے لیے بھی جدید آلات فراہم کیے جائیں گے۔ وزیراعلیٰ نے جدید سہولیات سے آراستہ سی سی ڈی ہیڈکوارٹر کے قیام کی منظوری بھی دے دی ہے۔ مزید یہ کہ پنجاب کے ہر ڈویژن، ضلع اور تحصیل میں سی سی ڈی کے دفاتر، پولیس اسٹیشنز اور رہائشی سہولیات قائم کی جائیں گی۔ اسی طرح سی سی ڈی کے اندر ایک جدید ریسرچ سینٹر قائم کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے جو جرائم کے خاتمے کے لیے نئی حکمت عملی تیار کرے گا۔ وزیراعلیٰ نے محکمہ کو خواتین پر تیزاب پھینکنے والے ملزمان کے خلاف سخت کارروائی کی ذمہ داری بھی سونپی ہے۔ مزید برآں عیدالفطر کے بعد صوبے بھر میں غیر قانونی اسلحے کے خلاف مہم شروع کرنے کی منظوری بھی دی گئی ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق سی سی ڈی کی کارروائیوں کے نتیجے میں پنجاب بھر میں جرائم کی شرح میں نمایاں کمی آئی ہے۔ حکام کے مطابق گزشتہ سال کے مقابلے میں ڈکیتی کے واقعات میں 77 فیصد کمی آئی ہے، جبکہ موبائل فون اور بیگ چھیننے کے واقعات میں 49 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی ہے۔ اسی طرح گاڑی چوری کے واقعات میں 17 فیصد، اقدام قتل میں 31 فیصد اور اغوا برائے تاوان کے کیسز میں 45 فیصد کمی آئی ہے۔

پشاور میں قائداعظم پولیس میڈل اور صدارتی پولیس میڈل کی اعزازی رقم کے چیکس کی تقسیم کی پُروقار تقریب

پشاور (نمائندہ مقامی حکومت) سینٹرل پولیس آفس پشاور کے آڈیٹوریم میں آج ایک پُروقار تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس میں انسپکٹر جنرل آف پولیس خیبر پختونخوا ذوالفقار حمید نے قائداعظم پولیس میڈل (QPM) اور صدارتی پولیس میڈل (PPM) حاصل کرنے والے شہداء کے لواحقین اور غازی افسران و اہلکاروں میں اعزازی چیکس تقسیم کیے۔ تقریب میں ایڈیشنل آئی جی پیز، ڈی آئی جیز، میڈلز حاصل کرنے والے افسران و جوانان اور ان کے اہلخانہ نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے آئی جی پی ذوالفقار حمید نے کہا کہ خیبر پختونخوا پولیس کے شہداء اور غازی ہمارے اصل ہیرو ہیں، جنہوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر کے صوبے میں امن کے قیام کو یقینی بنایا۔ انہوں نے کہا کہ QPM اور PPM جیسے اعلیٰ اعزازات پولیس اہلکاروں کی بہادری، فرض شناسی اور پیشہ ورانہ خدمات کا اعتراف ہیں اور یہ پوری فورس کے لیے باعثِ فخر ہیں۔ آئی جی پی نے مزید کہا کہ فرائض کی ادائیگی کے دوران اپنی جانوں کو خطرے میں ڈالنے والے افسران و جوانان فورس کا قیمتی اثاثہ ہیں اور ان کی حوصلہ افزائی ہر سطح پر جاری رکھی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ پولیس کا پیشہ بلاشبہ مشکل اور خطرناک ہے۔ انہوں نے خیبر پختونخوا پولیس کی جرات و بہادری کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس فورس نے ہر موقع پر اپنی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے اور عالمی سطح پر بھی اس کی کارکردگی کو سراہا جاتا ہے۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ صوبائی حکومت اور محکمہ پولیس اپنے شہداء اور غازیوں کی قربانیوں کو ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھتے رہیں گے۔ تقریب میں گزشتہ چند برسوں کے دوران غیر معمولی جرات و بہادری کا مظاہرہ کرنے والے 52 پولیس افسران و اہلکاروں میں اعزازی چیکس تقسیم کیے گئے، جن میں 11 شہداء کے لواحقین بھی شامل تھے۔ آئی جی پی نے محکمہ خزانہ اور پولیس ویلفیئر یونٹ کی جانب سے اعزازی چیکس کے حصول کے لیے کی جانے والی کاوشوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ اعزازات کی بروقت فراہمی کے نظام کو مزید مؤثر اور تیز بنایا جا رہا ہے۔ تقریب کے اختتام پر شہداء کے درجات کی بلندی اور ملک و قوم کی سلامتی کے لیے خصوصی دعائیں بھی کی گئیں۔

سی سی ڈی کی کارکردگی پر بحث کا مطالبہ، رکن پنجاب اسمبلی کا اسپیکر کو کھلا خط

لاہور: وقاص محمود مان، رکنِ صوبائی اسمبلی پنجاب (پی ٹی آئی) نے ملک محمد احمد خان کو ایک کھلا خط لکھ کر صوبائی اسمبلی میں کرائم کنٹرول ڈیپارٹمنٹ (سی سی ڈی) کی کارکردگی اور جوابدہی پر باضابطہ بحث کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ مطالبہ ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان (ایچ آر سی پی) کی حالیہ فیکٹ فائنڈنگ رپورٹ کے تناظر میں کیا گیا ہے۔ خط میں پی ٹی آئی رکن نے اسپیکر کی جانب سے پارلیمانی روایات کو مضبوط بنانے، قائمہ کمیٹیوں کو فعال کرنے اور ارکان کو آئینی نگرانی کا اختیار استعمال کرنے کی حوصلہ افزائی کو سراہا تاہم کہا کہ اہم طرزِ حکمرانی اور انسانی حقوق کے معاملات پر بامعنی بحث کا فقدان ہے۔ انہوں نے 17 فروری 2026 کی ایچ آر سی پی رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے الزام عائد کیا کہ سی سی ڈی نے "عدلیہ کا کردار سلب" کیا ہے، جس سے انتظامیہ، عدلیہ اور مقننہ کے درمیان آئینی توازن متاثر ہوا۔ ان کے مطابق اختیارات کی تقسیم پارلیمانی جمہوریت کی بنیاد ہے اور کسی بھی ادارے کو اپنے دائرہ اختیار سے تجاوز نہیں کرنا چاہیے۔ رپورٹ کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ 2025 کے آٹھ ماہ کے دوران پنجاب میں سی سی ڈی کی قیادت میں کم از کم 670 پولیس مقابلے رپورٹ ہوئے جن میں 924 افراد ہلاک ہوئے۔ ان کے بقول رپورٹ میں مبینہ جعلی مقابلوں اور ماورائے عدالت ہلاکتوں پر سنگین سوالات اٹھائے گئے ہیں، جو درست ثابت ہونے کی صورت میں قانون کی حکمرانی اور آئینی تحفظات کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ وقاص محمود مان نے ٹارچر اینڈ کسٹوڈیل ڈیتھ (پریوینشن اینڈ پنشمنٹ) ایکٹ 2022 کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس قانون کے تحت حراستی اموات کی تحقیقات فیڈرل انویسٹی گیشن ایجنسی (ایف آئی اے) نے نیشنل کمیشن فار ہیومن رائٹس (این سی ایچ آر) کی نگرانی میں کرنا ہوتی ہیں، تاہم رپورٹ میں لازمی قانونی تقاضوں بشمول ضابطہ فوجداری کی دفعات 174 تا 176 کے تحت مجسٹریٹ انکوائری پر مکمل عملدرآمد کے شواہد واضح نہیں ملے۔ انہوں نے مزید کہا کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کی کارروائیاں بین الاقوامی معیارات خصوصاً اقوام متحدہ کے طاقت اور اسلحہ کے استعمال سے متعلق بنیادی اصولوں کے مطابق ہونی چاہییں۔ ان کے مطابق پائیدار عوامی تحفظ ایسے اقدامات سے حاصل نہیں ہوسکتا جو تفتیش، استغاثہ اور عدالتی احتساب کے عمل کو نظرانداز کریں۔

سی ڈی اے کے اسلام آباد میں تین بڑے سڑک منصوبے شروع کرنے کا فیصلہ

رضوان اذان

اسلام آباد (نمائندہ مقامی حکومت) وفاقی دارالحکومت میں ٹریفک مسائل کے حل اور انفراسٹرکچر کی بہتری کے لیے کیپٹل ڈیولپمنٹ اتھارٹی (سی ڈی اے) نے تین بڑے سڑک منصوبے شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے، جن میں اسلام آباد ایکسپریس وے کی سروس روڈ کی بحالی، کشمیر چوک انڈر پاس کی تعمیر اور 11ویں ایونیو کی ڈویلپمنٹ شامل ہے۔ ذرائع کے مطابق سی ڈی اے نے سروس روڈ اور کشمیر چوک منصوبوں کے لیے کنسلٹنٹس سے بولیاں طلب کر لی ہیں، جبکہ 11ویں ایونیو کے لیے بھی کنسلٹنٹ کے انتخاب کا عمل جاری ہے۔ منتخب کنسلٹنٹس منصوبوں کے ڈیزائن اور پی سی-ون تیار کریں گے، جس کے بعد تعمیراتی ٹھیکوں کے لیے مالیاتی بولیاں طلب کی جائیں گی۔ حکام کا کہنا ہے کہ کنسلٹنٹس کو اپنا کام مکمل کرنے کے لیے چھ سے آٹھ ہفتے درکار ہوں گے، جس کے بعد دو ماہ کے اندران منصوبوں پر عملی کام شروع کیے جانے کا امکان ہے۔ اسلام آباد ایکسپریس وے کے ساتھ تقریباً 9 سے 9.5 کلومیٹر طویل سروس روڈ (ایسٹ) اس وقت خستہ حالی کا شکار ہے اور جگہ جگہ گڑھوں کی وجہ سے شہریوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ یہ سڑک فیض آباد سے گلبرگ گرین تک بحال کی جائے گی۔ اسی طرح کشمیر چوک، جو ڈھوکری چوک کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، پر ٹریفک کی روانی بہتر بنانے کے لیے انڈر پاس تعمیر کیا جائے گا، جبکہ 11ویں ایونیو جی-11 اور جی-12 سیکٹرز کے درمیان ایک اہم مرکزی شاہراہ کے طور پر تعمیر کی جائے گی۔ یہ منصوبے سی ڈی اے ہیڈکوارٹرز میں چیئرمین محمد علی رندھاوا کی زیر صدارت ہونے والے اجلاس میں زیر غور آئے، جس میں مختلف ترقیاتی منصوبوں کی پیش رفت کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں اتاترک ایونیو کی توسیع، خوبصورتی اور لینڈ اسکیپنگ پر بھی تفصیلی غور کیا گیا۔ چیئرمین نے ہدایت کی کہ سڑک پر مستقل بنیادوں پر خوبصورت لائٹس اور ڈیجیٹل بورڈز نصب کیے جائیں اور سائیکل ٹریک بھی بنایا جائے۔ انہوں نے تمام ترقیاتی منصوبوں کے لیے ماحولیاتی اثرات کے جائزے (EIA) کو لازمی قرار دیتے ہوئے کہا کہ شہریوں کو بہترین سہولیات فراہم کرنا ترجیح ہے اور اس مقصد کے لیے تمام وسائل بروئے کار لائے جا رہے ہیں۔ اجلاس میں ماڈل قبرستان پنڈوریاں کے منصوبے پر بھی پیش رفت سے آگاہ کیا گیا، جس کا ڈیزائن مکمل ہو چکا ہے۔ اس منصوبے میں باؤنڈری وال، پارکنگ، مسجد، جنازہ گاہ اور دیگر سہولیات شامل ہوں گی۔ چیئرمین سی ڈی اے نے ہدایت کی کہ تمام منصوبوں پر کام کے آغاز کے لیے واضح ٹائم لائن دی جائے اور کسی بھی قسم کی تاخیر برداشت نہیں کی جائے گی۔

اسلام آباد میں کچی آبادیوں کے مکینوں کا سی ڈی اے کے خلاف احتجاج

اسلام آباد (نمائندہ مقامی حکومت) رمشا کالونی اور جی-7 شاپر کالونی کے مکینوں نے متوقع بے دخلی کے خلاف بدھ کے روز شدید احتجاج کیا اور مطالبہ کیا کہ انہیں متبادل رہائش فراہم کیے بغیر علاقہ خالی کرنے کا حکم واپس لیا جائے۔ ایچ-9 رمشا کالونی کے مکینوں کی بڑی تعداد نے سی ڈی اے کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کرتے ہوئے کہا کہ ادارے کی جانب سے انہیں علاقہ خالی کرنے کی ہدایت دی گئی ہے، بصورت دیگر آپریشن کی دھمکی دی گئی ہے۔ مظاہرین کا کہنا تھا کہ متبادل رہائش دیے بغیر بے دخلی کا حکم سراسر ناانصافی ہے۔ مظاہرین کے مطابق رمشا کالونی کو تقریباً 15 سال قبل خود سی ڈی اے نے قائم کیا تھا، جبکہ شاپر کالونی 2002-03 میں آباد ہوئی۔ ایک مظاہرین اور اقلیتی رہنما ولیم پرویز نے کہا کہ یہاں رہنے والے افراد کے پاس کوئی دوسرا متبادل نہیں اور وہ شہر میں محنت مزدوری کر کے گزارہ کرتے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اگر سی ڈی اے ان علاقوں کو خالی کروانا چاہتا ہے تو قریبی علاقوں میں متبادل رہائش فراہم کی جائے تاکہ مکینوں کے روزگار اور زندگی متاثر نہ ہو۔ دوسری جانب ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان (ایچ آر سی پی) نے بھی اس معاملے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ سی ڈی اے کی جانب سے تقریباً 25 ہزار افراد پر مشتمل ان بستیوں کو خالی کرانے کی کوشش غیر منصفانہ اور غیر قانونی ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ سپریم کورٹ کے 2015 کے حکم کے تحت کچی آبادیوں کو تحفظ حاصل ہے، اس کے باوجود بے دخلی کے نوٹس جاری کیے جا رہے ہیں۔ ایچ آر سی پی نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ جب تک متاثرہ افراد کی مکمل بحالی اور متبادل رہائش کا بندوبست نہیں کیا جاتا، اس وقت تک بے دخلی کا کوئی اقدام نہ کیا جائے۔ مکینوں کا کہنا ہے کہ سی ڈی اے حالیہ دنوں میں اسلام آباد کی مختلف کچی آبادیوں میں آپریشن کر چکا ہے اور اب رمشا اور اکرم گل کالونی کے خلاف کارروائی کا خدشہ ہے، جس سے انسانی بحران پیدا ہو سکتا ہے۔ انہوں نے مؤقف اختیار کیا کہ ان کی آبادیاں سرکاری اداروں جیسے نادرا اور الیکشن کمیشن میں رجسٹرڈ ہیں، جبکہ بجلی اور گیس کی سہولیات بھی فراہم کی جا چکی ہیں، جو ان کی قانونی حیثیت کو ظاہر کرتی ہیں۔ دوسری جانب سی ڈی اے حکام کا کہنا ہے کہ جی-7 شاپر کالونی غیر قانونی آبادی ہے اور گرین بیلٹس، پارکس اور نالوں کے کنارے قائم تجاوزات کے خلاف کارروائی پالیسی کے مطابق کی جا رہی ہے۔ حکام نے مزید کہا کہ اگر رمشا کالونی سے متعلق کوئی سرکاری معاہدہ موجود ہوا تو اس کا جائزہ لے کر اس کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا۔

سپارکو نے اسپیس فار کلائمیٹ اقدام شروع کر دیا ہے خلائی ٹیکنالوجی سے موسمیاتی مزاحمت مضبوط بنانے کا عزم ہے آئی ایس پی آر

اسلام آباد (نمائندہ مقامی حکومت) آئی ایس پی آر اعلامیے کے مطابق اس اقدام کا مرکز جیو اے آئی پر مبنی کلائمیٹ آبزرویٹری، جدید ڈیجیٹل پلیٹ فارم قائم کیا گیا ہے آئی ایس پی آر کے مطابق یہ پلیٹ فارم سیٹلائٹ ڈیٹا، جغرافیائی تجزیات اور ماڈلنگ کو یکجا کر کے قابلِ عمل معلومات فراہم کرتا ہے اعلامیے کے مطابق پلیٹ فارم فضائی آلودگی، ایروسولز، سلفر آکسائیڈ، نائٹروجن آکسائیڈ اور گرین ہاؤس گیسز کی نگرانی کرتا ہے آئی ایس پی آر اعلامیے کے مطابق کاربن ڈائی آکسائیڈ، میتھین، جنگلات، گلیشیئرز، ساحلی نظام، دریاؤں اور زمین کے استعمال پر نظر رکھتا ہے۔ اعلامیے کے مطابق یہ نظام سیلاب، خشک سالی، ہیٹ ویوز، سمندری سطح میں اضافہ اور گلیشیئر پھٹنے جیسے خطرات مانیٹر کرتا ہے خلائی اور زمینی ڈیٹا کے امتزاج سے پالیسی سازوں، محققین اور عوام کو بہتر رہنمائی فراہم کی جاتی ہے۔

شاہدرہ ڈیم کا ڈیزائن آخری مراحل میں، اسلام آباد میں پانی کی قلت کم کرنے کی کوشش

اسلام آباد (نمائندہ مقامی حکومت) وفاقی دارالحکومت میں پانی کی قلت پر قابو پانے کے لیے مجوزہ شاہدرہ ڈیم کا ڈیزائن آخری مراحل میں داخل ہو گیا ہے، جبکہ منصوبے پر جلد کام شروع کرنے کی تیاری جاری ہے۔ سی ڈی اے کے چیئرمین محمد علی رندھاوا کی زیر صدارت پانی سے متعلق اجلاس میں منصوبے پر پیش رفت کا جائزہ لیا گیا۔ ترجمان سی ڈی اے شاہد کیانی کے مطابق شاہدرہ ڈیم کی فزیبلٹی اسٹڈی مکمل ہو چکی ہے جبکہ ڈیزائن کو حتمی شکل دی جا رہی ہے۔ حکام کے مطابق شاہدرہ کے مقام پر تعمیر کیے جانے والے اس ڈیم میں روزانہ 10 ملین گیلن پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہو گی، جس سے اسلام آباد کے شہریوں کو پانی کی فراہمی میں بہتری آئے گی۔ ڈیزائن کی تکمیل کے بعد منصوبہ پی سی-ون کی منظوری کے لیے سی ڈی اے کی ڈیولپمنٹ ورکنگ پارٹی کو پیش کیا جائے گا، جس کے بعد تعمیراتی کام کے لیے ٹینڈر جاری کیے جائیں گے۔ اجلاس میں بتایا گیا کہ اس منصوبے کے لیے 30 ایکڑ سے زائد اراضی حاصل کی جائے گی۔ اس کے علاوہ ڈوتارہ ڈیم منصوبے پر بھی غور کیا گیا، جس کی مجوزہ گنجائش 72 ملین گیلن یومیہ ہے اور یہ راولپنڈی اور اسلام آباد دونوں کے لیے پانی فراہم کرے گا۔ اس منصوبے کی فزیبلٹی اسٹڈی مئی 2026 تک مکمل ہونے کی توقع ہے۔ حکام نے اجلاس کو بتلایا کہ اس وقت سی ڈی اے تین بڑے ذرائع سے تقریباً 70 ملین گیلن یومیہ پانی فراہم کر رہا ہے، جبکہ شہر کی مجموعی ضرورت 220 ملین گیلن یومیہ ہے، جس کے باعث شدید قلت کا سامنا ہے۔ دیہی علاقوں کے مکین زیادہ تر بورنگ اور دیگر محدود ذرائع پر انحصار کرتے ہیں۔ اجلاس میں پانی کے نظام کی بہتری کے لیے مختلف منصوبوں، بشمول واٹر ورکس کی اپ گریڈیشن، پائپ لائنز کی بہتری اور واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹس پر پیش رفت کا بھی جائزہ لیا گیا۔ جدید نگرانی کے لیے اسکاڈا سسٹم اور فلو میٹرز کی تنصیب جاری ہے۔ مزید بتلایا گیا کہ زیر زمین پانی کی سطح بہتر بنانے کے لیے شہر میں تقریباً 100 ریچارج ویلز تعمیر کیے جائیں گے جبکہ 20 واٹر اسٹوریج ٹینکس بھی مختلف مقامات پر بنائے جائیں گے۔ سی ڈی اے بلڈنگ بائی لاز کے تحت چھتوں پر بارش کے پانی کو محفوظ بنانے کا نظام لازمی قرار دیا جا چکا ہے۔ اجلاس میں کورنگ نالہ پر تین سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹس کے قیام کا بھی جائزہ لیا گیا، تاہم یہ منصوبہ گزشتہ پانچ برس سے تاخیر کا شکار ہے۔ سی ڈی اے ایک بار پھر اس منصوبے کے لیے کنسلٹنٹ کی خدمات حاصل کرنے جا رہا ہے۔

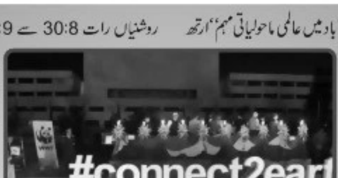

راولپنڈی اور اسلام آباد میں ارتھ آور منایا گیا

اسلام آباد: راولپنڈی اور اسلام آباد میں عالمی ماحولیاتی مہم "ارتھ آور" کے موقع پر ہفتہ کے روز ایک گھنٹے کیلئے غیر ضروری بجلی بند کر کے ماحول کے تحفظ کا پیغام دیا گیا۔ اس موقع پر وفاقی وزیر مواصلات عبدالعلیم خان نے اپنے پیغام میں کہا کہ توانائی کے غیر ضروری استعمال میں کمی، پانی کے وسائل کا تحفظ اور پائیدار طرز زندگی اپنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان جیسے ممالک، جو موسمیاتی تبدیلیوں سے شدید متاثر ہیں، کیلئے یہ اقدام محض علامتی نہیں بلکہ عملی اقدامات کی دعوت ہے۔
انہوں نے کہا کہ موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات جیسے تباہ کن سیلاب، غیر متوقع موسم اور گلیشیئرز کا پگھلاؤ ہمارے لیے ایک بڑا خطرہ بن چکے ہیں، اس لیے ہمیں اجتماعی ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا ہو گا۔ دریں اثنا، وفاقی آئینی عدالت نے بھی ارتھ آور 2026 میں شرکت کا اعلان کیا اور عدالت کی عمارت کی روشنیاں رات 30:8 سے 30:9 بجے تک بند رکھیں تا کہ ماحولیاتی تحفظ سے وابستگی کا اظہار کیا جا سکے۔ بیان میں کہا گیا کہ ماحولیاتی تحفظ، بنیادی حقوق اور قانون کی حکمرانی کا اہم جزو ہے، اور اس کے فروغ کیلئے صنعتی آلودگی میں کمی، جنگلات کے تحفظ، بہتر ویسٹ مینجمنٹ اور فضائی معیار کی بہتری جیسے اقدامات ناگزیر ہیں۔
ادھر راولپنڈی میں بھی پنجاب حکومت کی ہدایات پر ارتھ آور منایا گیا، جس کے دوران میٹرو بس اسٹیشنز، سرکاری عمارتوں اور پارکس کی غیر ضروری روشنیاں ایک گھنٹے کیلئے بند رکھیں گئیں۔ ضلعی انتظامیہ کے مطابق اس دوران صرف سکیورٹی اور ہنگامی ضروریات کیلئے بجلی کی فراہمی جاری رکھی گئی، جبکہ شہریوں، تاجروں اور صنعتکاروں نے بھی اس عالمی مہم میں حصہ لے کر توانائی کے ذمہ دارانہ استعمال کا پیغام عام کیا۔

وزیراعلیٰ مریم نواز نے پنجاب میں پہلا سکل سٹی قائم کرنے کی منظوری دیدی

لاہور(نمائندہ مقامی حکومت)پنجاب میں پہلا سکل سٹی قائم کرنے کا اصولی فیصلہ کیا گیا، وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے منظوری دیدی اور پنجاب کے پہلے سکل سٹی پراجیکٹ کیلئے تجاویز اور پلان طلب کر لیا، نوجوانوں کو انڈسٹری کی ضروریات کے مطابق ٹیکنیکل اور پریکٹیکل ایجوکیشن دی جائیگی، پینے کا صاف پانی صحت مند زندگی، موسمیاتی تبدیلی کے اثرات سے نمٹنے کیلئے شجرکاری ناگزیر، نوروز موسم بہار کی آمد کی نوید، ڈاؤن سینڈروم بچے توجہ کے مستحق، پیغامات، امت مسلمہ کو عید کی مبارکباد-سکل سٹی پراجیکٹ میں انڈسٹری کی ضروریات سے مطابقت رکھتی ہوئی ٹیکنیکل ایجوکیشن انسٹی ٹیوٹ قائم ہوں گے-پنجاب میں سکل ایجوکیشن کے اداروں کو سینٹر آف ایکسی لینس بنایا جائے گا-پنجاب کے ٹیکنیکل ووکیشنل ایجوکیشن بورڈ کا سکاٹ لینڈ اور برطانیہ کے اداروں سے الحاق کرنے پر اتفاق کیا گیا-پنجاب کے طلبہ کو مارکیٹ کی ضروریات سے ہم آہنگ میٹرک لیول ٹیکنیکل ایجوکیشن کا پلان پیش کیا گیا-نوجوانوں کو انڈسٹری کی ضروریات کے مطابق ٹیکنیکل اور پریکٹیکل ایجوکیشن دی جائے گی-نوجوانوں کو میٹرک کے بعد اچھے روزگار کے قابل بنانے کا ہدف مقرر کردیا گیا-گرافک ڈیزائننگ، میڈیا پروڈکشن، فیشن ڈیزائننگ، ڈیٹا کوڈنگ، ٹورازم ایکسپرٹ کے ٹیکنیکل کورسز کرائے جائیں گے اور انڈسٹریل الیکٹریکیشن، پلمبرنگ، سولر واٹر ہیٹنگ سسٹم، پروفیشنل شیف، الائیڈ ہیلتھ پروفیشنل کی تعلیم بھی دی جائے گی-وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے ٹیکنیکل ایجوکیشن کے لئے بہترین اساتذہ کی خدمات حاصل کرنے کا حکم دیا-انہوں نے ٹیکنیکل ایجوکیشن کے لئے صنعتی اداروں کے ماہرین سے سلیبس ڈیزائن کرانے کی ہدایت کی-وزیراعلی نے کہا کہ چاہتی ہوں پنجاب کا ہر نوجوان بے مثال ہنرمند ہو اور اپنے فن میں یکتا ہو-یوتھ فورس کو ٹیکنیکل ایجوکیشن سے پنجاب کی حقیقی طاقت بنائیں گے-نوجوانوں کو مارکیٹ کی ضروریات سے ہم آہنگ ٹیکنیکل ایجوکیشن دینے کے لئے تمام وسائل بروئے کار لائیں گے-وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف کی زیرصدارت خصوصی اجلاس میں میٹرک ٹیک، سکول بیسڈ سکلڈ ڈویلپمنٹ پر تفصیلی بریفنگ دی گئی-پنجاب میں پہلی مرتبہ "مریم کو بتائیں" کے تحت 45 ہزار خاندانوں کو 10 ہزار روپے دیئے گئے-صوبہ بھر میں 40 لاکھ روزے داروں نے 422 نگہبان دسترخوان پر روزہ افطار کیا-پہلی مرتبہ رمضان میں پرائس کنٹرول کے لئے صوبہ گیر مہم کے مثبت نتائج سامنے آئے ہیں-تاریخ میں پہلی مرتبہ صوبہ بھر میں اشیائے ضروریہ کے نرخ پر مثالی کنٹرول دیکھنے میں آیا-صوبہ بھر میں 75 شاندار رمضان بازاروں میں روزانہ ساڑھے 5 لاکھ سے زائد شہریوں نے خریداری کی-منیارٹی کارڈ کے ذریعے ایک لاکھ 57 ہزار سے زائد کرسچن فیملیز کو Lent کے لئے 10 ہزار روپے پیش کیے گئے، زیراعلیٰ نے ورلڈ ڈاو?ن سینڈروم ڈے کے موقع پر گزشتہ روز اپنے پیغام میں کہا ہے کہ ڈاو?ن سینڈروم کے مرض میں مبتلا خصوصی بچے معاشرے کی خصوصی توجہ کے مستحق ہیں-ڈاو?ن سینڈروم خصوصی بچوں کی نگہداشت اور موثر علاج کیلئے مربوط نظام کا ہونا انتہائی ضروری ہے-

لاہور کی قدیمی و تاریخی عمارتوں، سڑکوں اور گلیوں کے پرانے ناموں کی بحالی سے سیاحت کو فروغ حاصل ہوگا: وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز

لاہور(نمائندہ مقامی حکومت)پاکستان مسلم لیگ(ن) کے صدر محمد نواز شریف اور وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف کی زیرصدارت لاہور ہیریٹیج ایریاز ریوائیول(لہر) کا اجلاس منعقد ہوا جس میں لاہور میں روڈز اور سٹریٹس کے پرانے نام بحال کرنے اور یونیورسٹی کا درجہ پانے والے سرکاری کالجز کا پرانا نام بحال کرنے کا فیصلہ کیا گیا-سرکاری کالجز کے نام کے آگے سے یونیورسٹی کا لاحقہ ہٹا کر پرانا نام ہی لکھا جائے گا-لاہور میں قدیمی اور تاریخی عمارتوں کے بحالی پراجیکٹس پر رپورٹ پیش کی گئی-اجلاس میں جاری پراجیکٹ پر پیشرفت کا تصویری جائزہ بھی لیا گیا-ٹولنٹن مارکیٹ کے عقب میں کانونٹ گارڈن بنانے کا فیصلہ کیا گیا-ٹولنٹن مارکیٹ میں ایوری تھنگ آرٹ اینڈ کیفے بنانے پر اتفاق کیا گیا-کانونٹ گارڈن میں سیمی کورڈ ایریا اور شاپس بھی بنائی جائیں گی-بائیک اور کاروں کے لئے دو منزلہ انڈر گراونڈ پارکنگ تعمیر ہوگی-نیو میوزیم بلاک پراجیکٹ پر بریفنگ دی گئی-بریفنگ میں بتایا گیا کہ نیو میوزیم بلاک میں ورلڈ کلاس گیلریز بنائی جائیں گی-قدیمی اسلحہ، سکے چینی اور سکے گیلری بنیں گی-نیو میوزیم بلاک میں انٹرایکٹیو سکرین بھی سیاحوں کی دلچسپی

کا مرکز ہونگی-اجلاس میں شاہ عالم گیٹ تا رنگ محل چوک راستے کو پیدل گزرگاہ میں بدلنے اور لاہور کی آٹھ قدیمی اور تاریخی گزرگاہیں بحال کرنے کا فیصلہ کیا گیا-بتایا گیا کہ بھاٹی، موری، موچی، شاہ عالم، یکی، مستی، دہلی گیٹ ایریاز کی اندرونی شاہی گزرگاہیں تاریخی آب وتاب کے ساتھ بحال کی جائیں گی-قدیمی شہر میں مریم زمانی مسجد اور دیگر تاریخی عمارتوں کو بھی بحال کرنے پر اتفاق کیا گیا-شاہی گزرگاہوں میں سیاحوں کے لئے الیکٹرک کارٹ بھی چلائی جائیں گی-اکبری گیٹ میں ٹورسٹ انفارمیشن آفس بھی قائم ہوگا-موچی گیٹ اکبری گیٹ، یکی گیٹ اور مستی گیٹ کی بحالی کے پراجیکٹ پیش کیے گئے-اجلاس میں شاہی قلعہ کی فصیل/دیوار کو قدیمی حالت میں بحال کرنے پر اتفاق کیا گیا-مزید بتایا گیا کہ شاہی قلعہ کے گرد نکسالی گیٹ تا بھاٹی گیٹ فصیل فیروں میں بنے گی-یکی گیٹ تا مستی گیٹ شاہی قلعہ فصیل فیز ٹو بھی بنے گا-والڈ سٹی کے اردگرد بدروئیں/صاف پانی کی نالی بحال کرنے کا جائزہ لیا گیا-تاریخی عمارتوں کی صفائی اور دیکھ بھال کیلئے ستھرا پنجاب کا سپیشل ونگ بنانے کی تجویز پر غور کیا گیا-پرانی عمارتوں کے بیرونی حصوں کے یکساں قدیمی ڈیزائن کی بحالی کی ضرورت پر زور دیا گیا-شاہ عالمی چوک میں باؤلی باغ کو بھی تجاوزات سے واگزار کرکے بحال کیا جائے گا-نیلا گنبد سے ملحقہ ڈیوڑھی کو تاریخی تعمیراتی مطابقت کے ساتھ بحال کرنے کا فیصلہ کیا گیا-نیلا گنبد ڈیوڑھی میں سیاحوں کے لئے نیلا گنبد کیفے قائم کرنے پر اتفاق کیا گیا-نیلا گنبد میں انڈر گراونڈ پارکنگ پراجیکٹ پر پیشرفت کا جائزہ لیا گیا-نیلا گنبد میں چوک میں فرسٹ انڈیا بینک، ایونگ ہال اور پاک ٹی ہاؤس کو تاریخی شکل میں بحال کیا جائے گا-اندرون لاہور میں ہنرمندوں کی شناخت سے منسوب 36 کوچہ/گلیوں پر رپورٹ پیش کی گئی-داتا دربار کی توسیعی پراجیکٹ پر پیشرفت کا جائزہ لیا گیا، توسیع کے لئے 18 کنال اراضی حاصل کی جائے گی-وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے متاثرین کو مارکیٹ ریٹس پر ادائیگی کی ہدایت کی-

چیف منسٹرز ایڈلٹ کارڈیک سرجری پروگرام کا باقاعدہ آغاز

لاہور (نمائندہ مقامی حکومت) وزیراعلیٰ مریم نواز کی منظوری کے بعد چیف منسٹرز ایڈلٹ کارڈیک سرجری پروگرام کا باقاعدہ آغاز کردیا گیا-چیف منسٹرز ایڈلٹ کارڈیک سرجری پروگرام کے تحت امراض قلب کے مریضوں کو سالانہ 3 ارب روپے سے زائد کی رقم کے علاج معالجہ کی مفت سہولیات فراہم کی جائیں گی-اس حوالہ سے پنجاب ہیلتھ انشی ایٹو مینجمنٹ کمپنی میں اہم اجلاس منعقد ہوا-چیئرمین وزیراعلیٰ پنجاب ایڈوائزری کمیٹی برائے امراض قلب ڈاکٹر فرقد عالمگیر، سیکرٹری محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن عظمت محمود اور سی ای او پنجاب ہیلتھ انشی ایٹو مینجمنٹ کمپنی ڈاکٹر علی رزاق نے شرکت کی-

رحیم یارخان میں کپاس کی جگہ گنے کی کاشت، زرعی منظرنامہ تبدیل

لاہور(اسٹاف رپورٹر) پاکستان کے اہم زرعی ضلع رحیم یارخان میں کپاس کی کاشت میں نمایاں کمی اور گنے کی بڑھتی ہوئی کاشت نے زرعی منظرنامہ یکسر بدل کر رکھ دیا ہے، جس پر ماہرین اور صنعتکاروں نے تشویش کا اظہار کیا ہے-کاٹن جنرز فورم کے چیئرمین احسان الحق نے خبردار کیا ہے

پرانی ملوں کی توسیع کے باعث کسانوں نے گنے کی کاشت کی طرف رخ کرنا شروع کردیا، جس کے نتیجے میں کپاس کے زیر کاشت رقبہ 8 لاکھ ایکڑ سے کم ہوکر 3 لاکھ ایکڑ سے بھی نیچے آ گیا ہے-اس وقت ضلع میں چھ شوگر ملز کام کر رہی ہیں جبکہ مزید ملز کے قیام کی

کہ کپاس سے گنے کی طرف یہ تیزی سے منتقلی ملک کی ٹیکسٹائل صنعت کے لیے شدید خطرہ بن رہی ہے-ان کے مطابق تقریباً 15 سال قبل تک رحیم یارخان ملک میں کپاس کی پیداوار میں سرفہرست تھا اور قومی پیداوار کا 11 سے 13 فیصد حصہ فراہم کرتا تھا-انہوں نے بتایا کہ خان کاٹن اپنی اعلیٰ کوالٹی کے باعث یورپی منڈیوں میں بے حد مقبول تھی اور عالمی ملبوساتی برانڈز میں استعمال ہوتی تھی-2011-12 میں پاکستان میں کپاس کی پیداوار 14.8 ملین گانٹھوں تک پہنچی تھی، جس میں رحیم یارخان کا حصہ تقریباً 15 سے 18 لاکھ گانٹھیں تھا-تاہم 2012 کے بعد نئی شوگر ملز کے قیام اور اطلاعات، خصوصاً ظاہر پیر اور سندھ پنجاب سرحدی علاقوں میں، کپاس کے مستقبل کے لیے خطرے کی گھنٹی بھی بجا رہی ہیں-صوبائی سطح پر بھی اس تبدیلی کے اثرات نمایاں ہوچکے ہیں-ماضی میں پنجاب کپاس کی پیداوار میں سندھ سے کئی گنا آگے تھا تاہم 2024-25 میں پہلی بار سندھ نے پنجاب کو پیچھے چھوڑ دیا جبکہ 2025-26 میں بھی سندھ کی برتری برقرار رہی-احسان الحق کے مطابق سندھ، بلوچستان اور چولستان جیسے علاقوں میں جہاں گنے کی کاشت نہیں ہوتی، وہاں کی کپاس اب بھی بہتر معیار، زیادہ تیل کی مقدار اور بہتر بیج کی صلاحیت رکھتی ہے، جس کی مارکیٹ میں زیادہ قیمت ملتی ہے-

پنجاب میں اپنی نوعیت کا پہلا اور منفرد آرٹیفیشل انٹیلیجنس گورننس نظام متعارف کرانیکا فیصلہ کیا گیا ہے

لاہور (نمائندہ مقامی حکومت) پنجاب کی سینئر وزیر مریم اورنگزیب کی زیرصدارت لاہور میں اجلاس ہوا۔ اس موقع پر وزیراعلیٰ پنجاب کے اے آئی شعبے کے مشیر علی ڈار

بریفنگ کے مطابق وزیراعلیٰ اے آئی آفس کا قیام عوامی خدمت اور ڈیٹا کی بنیاد پر فیصلہ سازی کا منفرد باب ثابت ہوگا، فزیکل اے آئی سسٹمز، اے آئی اکیڈمی سے نوجوانوں کو ٹریننگ

نے بریفنگ دی۔ اجلاس میں اے آئی وژن 2029 اور آفس آف اے آئی پنجاب منصوبوں پر پیشرفت کا جائزہ لیا گیا اور صوبے میں اپنی نوعیت کا پہلا اور منفرد آرٹیفیشل انٹیلیجنس گورننس نظام متعارف کرانیکا فیصلہ کیا گیا۔ بریفنگ میں بتایا گیا کہ وزیراعلیٰ پنجاب کے دفتر کو "اے آئی آفس آف سی ایم" بنایا جائے گا، جو مکمل طور پر اے آئی اور ٹیکنالوجی سے چلنے والا پاکستان کا پہلا دفتر ہوگا۔ بریفنگ کے مطابق پنجاب میں جدید اور منفرد اے آئی ڈیلیوری یونٹ قائم کرنے کی وزیراعلیٰ نے منظوری دی۔ فراہم کی جائے گی۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ اسمارٹ مانیٹرنگ عوامی خدمت کی رفتار اور شفافیت بڑھائے گی جبکہ تمام محکموں کو سینٹرل اے آئی یونٹ کے ساتھ منسلک کر کے مکمل اے آئی ایکو سسٹم بنایا جائے گا۔ بریفنگ کے مطابق پنجاب کی جامع اے آئی گورننس پالیسی کی تیاری شروع کر دی ہے۔ صحت، تعلیم، زراعت، پولیس اور شہری انتظام میں ٹیکنالوجی استعمال ہوگی جس کے لیے جامع روڈ میپ تیار کیا گیا ہے۔ اے آئی پر مبنی ڈیش بورڈز بنیں گے اور مرکزی کمانڈ اینڈ کنٹرول کے نظام تشکیل پائیں گے۔

امیر جماعت اسلامی کا کراچی کی تباہی پر سندھ حکومت کو شدید تنقید کا نشانہ

سید عامر علی شاہ

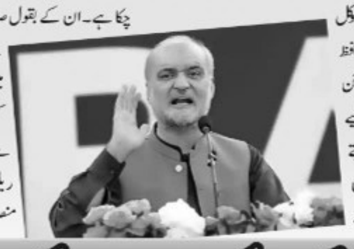

کراچی (نمائندہ مقامی حکومت) امیر جماعت اسلامی حافظ نعیم الرحمان نے سندھ حکومت خصوصاً پاکستان پیپلز پارٹی کو کراچی کے شہری مسائل پر شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا ہے کہ حکمران جماعت نے شہر کو تباہ کر دیا ہے اور جنہوں نے میئر مسلط کیا وہی اب حالات بہتر کریں۔ ہفتہ کے روز پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی گزشتہ 18 برس سے سندھ میں برسراقتدار ہے اور اس عرصے میں کراچی کو صرف بدانتظامی، لوٹ مار اور کرپشن کا سامنا رہا۔ انہوں نے کہا کہ شہر کے مسائل حل کرنے کے بجائے حکمرانوں نے حالات مزید خراب کیے ہیں۔ انہوں نے ایک باختیار بلدیاتی نظام کے قیام کا مطالبہ دہراتے ہوئے کہا کہ کراچی سمیت ملک بھر میں مضبوط اور خودمختار لوکل گورنمنٹ سسٹم ناگزیر ہے۔ حافظ نعیم الرحمان نے بی آر ٹی ریڈ لائن منصوبے کو شہریوں کے لیے مشکلات کا باعث قرار دیتے ہوئے کہا کہ شہر کو اس منصوبے کی ضرورت نہیں تھی بلکہ اس کے بجائے 1500 سے 2000 بڑی بسیں فراہم کی جا سکتی تھیں۔ انہوں نے کریم آباد انڈر پاس پر 4 ارب روپے خرچ ہونے کے باوجود محدود سہولت فراہم کرنے پر بھی تنقید کی۔ انہوں نے سندھ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ بورڈ کی کارکردگی پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ 43 ارب روپے کے بجٹ کے باوجود شہر کچرے کا ڈھیر بن چکا ہے۔ ان کے بقول صفائی کا نظام بدعنوانی کا شکار ہو چکا ہے۔ انہوں نے کے-فور منصوبے میں تاخیر پر بھی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ منصوبہ کئی ماہ سے تعطل کا شکار ہے، جبکہ کراچی سرکلر ریلوے اور بی آر ٹی گرین لائن جیسے منصوبے بھی برسوں سے مکمل نہیں ہو سکے۔ علاقائی صورتحال پر بات کرتے ہوئے انہوں نے پاکستان کے ایران اور سعودی عرب کے درمیان ثالثی کردار کو سراہا، تاہم تجویز دی کہ ایران اور ترکی کو بھی دفاعی تعاون میں شامل کیا جائے تاکہ مسلم دنیا میں اتحاد کو فروغ مل سکے۔ انہوں نے کہا کہ خطے میں پائیدار امن اس وقت تک ممکن نہیں جب تک موجودہ صورتحال میں اسرائیل کا کردار برقرار ہے۔ انہوں نے خلیجی ممالک پر زور دیا کہ وہ اپنی پالیسیوں اور دفاعی معاہدوں پر نظرثانی کریں۔ داخلی امور پر گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے حکومتی اخراجات میں کمی کا مطالبہ کیا اور کہا کہ موجودہ معاشی حالات میں سرکاری گاڑیوں کا انجن 1300 سی سی سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔ انہوں نے ایندھن کی قیمتوں میں اضافے اور بھاری ٹیکسز کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے تعلیمی اداروں کی بندش پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے فوری طور پر اسکولوں، کالجوں اور جامعات کو کھولنے کا مطالبہ کیا، جبکہ پاکستان-ایران تجارت کی بحالی پر زور دیا۔ انہوں نے اعلیٰ حکومتی شخصیات کے پروٹوکول پر بھی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ عوام کو مشکلات کا سامنا ہے جبکہ حکمران شاہانہ انداز اپنائے ہوئے ہیں۔

بلدیاتی نظام کی مضبوطی کے لیے مذاکرات کی ضرورت، ایم کیو ایم کا پیپلز پارٹی کو مشورہ

شازیہ سعید

کراچی (اسٹاف رپورٹر) متحدہ قومی موومنٹ پاکستان (ایم کیو ایم-پی) نے سندھ حکومت کی کارکردگی پر تنقید کرتے ہوئے پاکستان پیپلز پارٹی (پی پی پی) کو بلدیاتی نظام کی بہتری کے لیے مذاکرات کی دعوت دے دی ہے۔ کراچی پریس کلب میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سندھ اسمبلی میں قائد حزب اختلاف علی خورشیدی نے کہا کہ اگرچہ پی پی پی حکومت کے طرزِ حکمرانی پر ان کے شدید تحفظات ہیں، تاہم وسیع تر عوامی مفاد میں تمام سیاسی جماعتوں کو مل بیٹھ کر ایک مؤثر اور مضبوط بلدیاتی نظام تشکیل دینا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ آئین کے آرٹیکل 140-اے کے تحت بلدیاتی نظام کو مزید بااختیار بنانے کے لیے فوری اقدامات کیے جا سکتے ہیں۔ "آئینی ترامیم بعد میں بھی ہو سکتی ہیں، لیکن موجودہ قوانین میں بہتری لا کر نظام کو فعال بنایا جا سکتا ہے،" انہوں نے کہا۔ علی خورشیدی نے کراچی میں طرزِ حکمرانی کو شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ شہریوں تک جمہوریت کے ثمرات نہیں پہنچ رہے، جس سے عوام میں بے چینی بڑھ رہی ہے۔ انہوں نے ہیوی ٹریفک خصوصاً ڈمپر حادثات میں اضافے پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے الزام لگایا کہ حکام اس مسئلے کو سنجیدگی سے حل کرنے کے بجائے اسے لسانی رنگ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایم کیو ایم-پی نے ہمیشہ حکومت کو مسائل کے حل کے لیے تجاویز دی ہیں، مگر اس کے باوجود حادثات کا سلسلہ جاری ہے اور حکومت خاموش ہے۔ کے-فور منصوبے کے حوالے سے انہوں نے وفاقی اور صوبائی حکومتوں پر عوام کو گمراہ کرنے کا الزام لگایا اور کہا کہ پانی کا نظام تباہ ہو چکا ہے، مگر آواز اٹھانے پر اپوزیشن کو سیاست کرنے کا طعنہ دیا جاتا ہے۔ ایم کیو ایم رہنما نے دیگر سیاسی جماعتوں پاکستان تحریک انصاف اور جماعت اسلامی پر بھی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے کراچی کے مسائل پر سیاسی سمجھوتے کیے ہیں۔ انہوں نے گل پلازہ میں آتشزدگی کے واقعات، ترقیاتی منصوبوں کی سست روی اور عید کے دوران بارشوں میں ناقص انتظامات کو بھی حکومت کی ناکامی قرار دیا۔ انہوں نے مزید الزام لگایا کہ ترقیاتی فنڈز صرف حکومتی اراکین میں تقسیم کیے جا رہے ہیں جبکہ اپوزیشن کو نظرانداز کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ صوبائی اسمبلی کا اجلاس بلا کر بجٹ سے قبل باقاعدہ بحث کرائی جائے تاکہ شفافیت کو یقینی بنایا جا سکے۔

کراچی میں تجاوزات کے خلاف کارروائی یا کمائی کا ذریعہ؟

کراچی میں تجاوزات کے خلاف کارروائی کے نام پر ایک نیا اسکینڈل سامنے آگیا ہے، جہاں مبینہ طور پر کمشنر کراچی کے احکامات کو اسسٹنٹ کمشنر کی سطح پر کمائی کا ذریعہ بنا لیا گیا۔ ضلع کورنگی کے ماڈل کالونی زون میں ریونیو محکمہ کا ایک جونیئر کلرک شہزادو شاہ انسدادِ تجاوزات آپریشن کے دوران ضبط کیے گئے سامان کی غیر قانونی فروخت میں ملوث پایا گیا۔ ذرائع کے مطابق دن بھر تجاوزات کے نام پر شہریوں سے ضبط کیا جانے والا سامان رات کی تاریکی میں فروخت کیا جاتا رہا۔ متاثرہ شہریوں نے الزام عائد کیا ہے کہ شہزادو شاہ غریب افراد کا قیمتی سامان بیچنے میں ملوث ہے۔ ایک واقعے میں شہریوں نے ایک ہوٹل پر بیٹھے اپنا سامان پہچان لیا اور فوری طور پر گاڑی کو روک لیا، تاہم اسی دوران شہزادو شاہ موقع پر پہنچا اور سامان سے بھری گاڑی کو وہاں سے روانہ کروا دیا۔ عینی شاہدین کے مطابق شہزادو شاہ اس دوران فون پر کسی سے ہدایات لیتا رہا اور شہریوں کو جھوٹے مقدمات میں پھنسانے کی دھمکیاں بھی دیتا رہا۔ واقعے کی سی سی ٹی وی فوٹیج بھی منظرِ عام پر آ چکی ہے، جس میں مبینہ طور پر آفس سے سامان باہر منتقل کرتے واضح مناظر دیکھے جا سکتے ہیں۔ مزید یہ کہ جب ایک چوکیدار نے مشکوک گاڑی کو روکنے کی کوشش کی تو ایک سفید گاڑی آ کر اسے وہاں سے نکال لے گئی۔ متاثرہ شہریوں کا کہنا ہے کہ واضح شواہد اور نشاندہی کے باوجود متعلقہ افسران کارروائی سے گریزاں ہیں۔ ڈپٹی کمشنر کورنگی کو درخواستیں دینے کے باوجود تاحال کوئی مؤثر ایکشن نہیں لیا گیا۔ شہریوں نے کمشنر کراچی سے مطالبہ کیا ہے کہ واقعے کا فوری نوٹس لیا جائے، ذمہ داروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور ضبط شدہ سامان کی غیر قانونی فروخت کے اس مبینہ نیٹ ورک کا خاتمہ کیا جائے۔

چیئرمین لیاری ٹاؤن مستعفی، اقبال ہنگورو قائم مقام چیئرمین مقرر

کراچی: لیاری ٹاؤن میں ایک ارب 44 کروڑ روپے کے مالی تنازعے نے سیاسی صورتحال کو یکسر تبدیل کر دیا، جس کے نتیجے میں ٹاؤن چیئرمین ناصر کریم بلوچ کو اپنے عہدے سے مستعفی ہونا پڑا۔ ذرائع کے مطابق یہ استعفیٰ پارٹی قیادت کی ہدایت پر دیا گیا۔ پارٹی کے فیصلے کے بعد وائس چیئرمین اقبال ہنگورو نے قائم مقام چیئرمین کے طور پر چارج سنبھال لیا۔ ان کی ذمہ داریاں سنبھالنے کے فوراً بعد ٹاؤن کونسل کے بعض اراکین اور میونسپل کمشنر حماد این ڈی خان کی جانب سے انہیں مبارکباد دی گئی، جس سے اندرونی حلقوں میں اطمینان کی فضا دیکھنے میں آئی۔ ذرائع کے مطابق گزشتہ چند ماہ سے ناصر کریم بلوچ اور ٹاؤن کونسل کے بعض اراکین کے درمیان اختلافات شدت اختیار کر چکے تھے۔ ان اراکین کو میونسپل کمشنر حماد این ڈی خان کی حمایت بھی حاصل تھی۔ اسی تناظر میں چیئرمین کے خلاف تحریک عدم اعتماد بھی جمع کرائی گئی تھی، تاہم پارٹی قیادت کی مداخلت کے باعث اسے مؤخر کر دیا گیا تھا۔ تنازع اس وقت مزید بڑھ گیا جب سوئی گیس حکام کی جانب سے روڈ کٹنگ کی مد میں ایک ارب 44 کروڑ روپے کی رقم لیاری ٹاؤن کو موصول ہوئی۔ کونسل اراکین کا مؤقف تھا کہ یہ خطیر رقم فوری طور پر لیاری میں ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کی جائے، جبکہ ناصر کریم بلوچ کا کہنا تھا کہ پارٹی قیادت پہلے ہی لیاری کی ترقی کے لیے ایک جامع پیکج کا اعلان کر چکی ہے اس لیے اس رقم کے استعمال میں جلد بازی مناسب نہیں۔ کونسل اراکین نے چیئرمین کی کارکردگی پر بھی تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے مؤقف اپنایا کہ ترقیاتی کاموں میں سست روی کے باعث علاقے میں پارٹی کی مقبولیت متاثر ہو رہی ہے۔ بالآخر انہی دباؤ کے پیشِ نظر پارٹی قیادت نے ناصر کریم بلوچ کو مستعفی ہونے کی ہدایت کی، جس پر انہوں نے استعفیٰ دے دیا۔ سیاسی مبصرین کے مطابق لیاری ٹاؤن میں حالیہ پیش رفت مستقبل کی مقامی سیاست پر بھی اثر انداز ہو سکتی ہے، جبکہ نئے قائم مقام چیئرمین کے لیے فوری چیلنجز میں ترقیاتی منصوبوں کی رفتار تیز کرنا سرفہرست ہوگا۔

کراچی میں 183 اہم سڑکوں کی ازسرِ نو تعمیر کا منصوبہ حتمی شکل اختیار کر گیا

کراچی: حکومتِ سندھ نے کراچی اسپیشل روڈز ری ہیبلیٹیشن پروگرام کے تحت شہر کی مختلف ٹاؤن میونسپل کارپوریشنز کی حدود میں واقع 183 اہم سڑکوں کی ازسرِ نو تعمیر کا منصوبہ حتمی شکل دے دی ہے۔ اس سلسلے میں ایک اعلیٰ سطحی اجلاس صوبائی وزیر بلدیات سید ناصر حسین شاہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں میئر کراچی بیرسٹر مرتضیٰ وہاب نے بریفنگ دیتے ہوئے بتایا کہ مذکورہ 183 سڑکیں شہر میں ٹریفک کی روانی برقرار رکھنے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہیں اور یہ بڑی شاہراہوں کے ساتھ متبادل راستوں کے طور پر بھی استعمال ہوتی ہیں، جن سے روزانہ ہزاروں شہری استفادہ کرتے ہیں۔ صوبائی وزیر نے میونسپل کمشنرز کو ہدایت کی کہ تمام ضروری کارروائیاں تیز کی جائیں اور منصوبے پر فوری عملدرآمد کے لیے ٹھیکوں کے اجرا کا عمل شروع کیا جائے تاکہ کام کا آغاز بلا تاخیر ممکن بنایا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ یہ منصوبہ کراچی کے بنیادی ڈھانچے کی بحالی میں اہم سنگِ میل ثابت ہوگا اور شہری سہولتوں میں نمایاں بہتری لائے گا۔ میئر کراچی نے مزید بتایا کہ سڑکوں کی کامیاب بحالی کے بعد اسٹریٹ لائٹس کو شمسی توانائی پر منتقل کرنے کا منصوبہ بھی شروع کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ اقدام شارع فیصل کے کامیاب ماڈل کی طرز پر کیا جائے گا، جہاں شمسی توانائی سے چلنے والی اسٹریٹ لائٹس کے مثبت نتائج سامنے آئے ہیں، جن میں توانائی کی بچت، اخراجات میں کمی اور بہتر روشنی شامل ہیں۔

چیئرمین لیاری ٹاؤن مستعفی، اقبال ہنگورو قائم مقام چیئرمین مقرر

کراچی: لیاری ٹاؤن میں ایک ارب 44 کروڑ روپے کے مالی تنازعے نے سیاسی صورتحال کو یکسر تبدیل کر دیا، جس کے نتیجے میں ٹاؤن چیئرمین ناصر کریم بلوچ کو اپنے عہدے سے مستعفی ہونا پڑا۔ ذرائع کے مطابق یہ استعفیٰ پارٹی قیادت کی ہدایت پر دیا گیا۔ پارٹی کے فیصلے کے بعد وائس چیئرمین اقبال ہنگورو نے قائم مقام چیئرمین کے طور پر چارج سنبھال لیا۔ ان کی ذمہ داریاں سنبھالنے کے فوراً بعد ٹاؤن کونسل کے بعض اراکین اور میونسپل کمشنر حماد این ڈی خان کی جانب سے انہیں مبارکباد دی گئی، جس سے اندرونی حلقوں میں اطمینان کی فضا دیکھنے میں آئی۔ ذرائع کے مطابق گزشتہ چند ماہ سے ناصر کریم بلوچ اور ٹاؤن کونسل کے بعض اراکین کے درمیان اختلافات شدت اختیار کر چکے تھے۔ ان اراکین کو میونسپل کمشنر حماد این ڈی خان کی حمایت بھی حاصل تھی۔ اسی تناظر میں چیئرمین کے خلاف تحریک عدم اعتماد بھی جمع کرائی گئی تھی، تاہم پارٹی قیادت کی مداخلت کے باعث اسے مؤخر کر دیا گیا تھا۔ تنازع اس وقت مزید بڑھ گیا جب سوئی گیس حکام کی جانب سے روڈ کٹنگ کی مد میں ایک ارب 44 کروڑ روپے کی رقم لیاری ٹاؤن کو موصول ہوئی۔ کونسل اراکین کا مؤقف تھا کہ یہ خطیر رقم فوری طور پر لیاری میں ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کی جائے، جبکہ ناصر کریم بلوچ کا کہنا تھا کہ پارٹی قیادت پہلے ہی لیاری کی ترقی کے لیے ایک جامع پیکج کا اعلان کر چکی ہے اس لیے اس رقم کے استعمال میں جلد بازی مناسب نہیں۔ کونسل اراکین نے چیئرمین کی کارکردگی پر بھی تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے مؤقف اپنایا کہ ترقیاتی کاموں میں سست روی کے باعث علاقے میں پارٹی کی مقبولیت متاثر ہو رہی ہے۔ بالآخر انہی دباؤ کے پیشِ نظر پارٹی قیادت نے ناصر کریم بلوچ کو مستعفی ہونے کی ہدایت کی، جس پر انہوں نے استعفیٰ دے دیا۔ سیاسی مبصرین کے مطابق لیاری ٹاؤن میں حالیہ پیش رفت مستقبل کی مقامی سیاست پر بھی اثر انداز ہو سکتی ہے، جبکہ نئے قائم مقام چیئرمین کے لیے فوری چیلنجز میں ترقیاتی منصوبوں کی رفتار تیز کرنا سرفہرست ہوگا۔

خیبر پختونخوا حکومت کا گڈ گورننس روڈ میپ 2.0 کا اجرا، اصلاحاتی ایجنڈا مزید وسیع

پشاور (بیورو رپورٹ) خیبر پختونخوا کے وزیر اعلیٰ سہیل آفریدی نے گڈ گورننس روڈ میپ 2.0 کا باقاعدہ اجرا کر دیا ہے، جس کے تحت صوبے میں اصلاحاتی ایجنڈے کو مزید وسعت دی گئی ہے اور مختلف شعبوں میں مؤثر حکمرانی کو یقینی بنانے کے لیے متعدد اقدامات متعارف کرائے گئے ہیں۔ سرکاری اعلامیے کے مطابق نئے روڈ میپ میں مزید 10 محکموں کو شامل کیا گیا ہے جبکہ 88 نئی اصلاحات متعارف کروائی گئی ہیں، جس سے مجموعی اقدامات کی تعداد 362 سے بڑھ کر 450 ہو گئی ہے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس روڈ میپ کی نگرانی اعلیٰ سطح پر کی جا رہی ہے اور عوامی خدمات کی فراہمی میں تاخیر کو سنگین انتظامی غفلت تصور کرتے ہوئے سخت کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے سیاحتی سیزن سے قبل متعلقہ اداروں کو ہدایت کی کہ سیاحوں کے لیے محفوظ، خوشگوار اور سہولت سے بھرپور ماحول فراہم کیا جائے، جبکہ سیاحتی مقامات کی فوری بہتری اور انفراسٹرکچر کی اپ گریڈیشن کو یقینی بنایا جائے تاکہ صوبے کی سیاحتی صلاحیت سے بھرپور فائدہ اٹھایا جا سکے۔ وزیر اعلیٰ نے تھیا گلی روڈ کے پی سی-ون کی جلد تکمیل، سرکلر ریلوے منصوبے کے آغاز اور خیبر و مردان تک ریلوے توسیع کے ابتدائی کام کو آئندہ بجٹ سے قبل مکمل کرنے کی ہدایات بھی جاری کیں۔ انہوں نے ای-چالان سسٹم کے نفاذ، گاڑیوں کی ملکیت کی منتقلی کو آسان بنانے اور عوامی آگاہی مہمات کو تیز کرنے پر بھی زور دیا۔ حکام کے مطابق اس روڈ میپ کے تحت لینڈ ریکارڈ سروسز کو موبائل یونٹس کے ذریعے شہریوں کی دہلیز تک پہنچایا جائے گا، جبکہ نادرا کے ساتھ انضمام کے ذریعے شفاف اور بدعنوانی سے پاک لین دین کو یقینی بنایا جائے گا۔ ٹریفک نظام کی بہتری کے لیے جدید کیمروں پر مبنی مانیٹرنگ سسٹم متعارف کرایا جائے گا، جبکہ اسکول زون سیفٹی پروگرام اور انجینئرنگ اقدامات کے ذریعے حادثات میں کمی لائی جائے گی۔ ماحولیاتی شعبے میں سموگ مانیٹرنگ سسٹمز، کلائمیٹ آبزرویٹریز اور زہریلے فضلے کی نگرانی کے نظام قائم کیے جائیں گے، جبکہ بلین ٹری پلس پروگرام کو مزید وسعت دی جائے گی تاکہ موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کو کم کیا جا سکے۔

ٹرانسپورٹ کے شعبے میں ڈرائیونگ لائسنسز کی ڈیجیٹلائزیشن مکمل کی جائے گی اور پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت شہری ٹرانسپورٹ نظام کو بہتر بنایا جائے گا۔ حکام نے بتایا کہ انصاف تک رسائی کو بہتر بنانے کے لیے قانونی معاونت، قیدیوں کے لیے ٹیلی میڈیسن اور بحالی پروگرام شروع کیے جائیں گے جبکہ ہنر مند قیدیوں کو صنعتوں سے منسلک کر کے ان کی بحالی کو یقینی بنایا جائے گا۔ محنت کشوں کے لیے ہیلتھ کوریج میں توسیع، خواتین کے لیے میٹرنٹی فوائد کا نفاذ اور کھیلوں کے میدانوں کی بہتری سمیت نوجوانوں کے لیے مواقع پیدا کرنے کے اقدامات بھی شامل ہیں۔ ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے شعبے میں ابتدائی وارننگ سسٹم اور متاثرین کو براہ راست ڈیجیٹل ادائیگیوں کے نظام کو متعارف کرایا جائے گا، جبکہ ایمبولینس اور ریسکیو گاڑیوں میں جی پی ایس ٹریکنگ سے کارکردگی بہتر بنائی جائے گی۔ انتظامی اصلاحات کے تحت ای-پنشن سسٹم اور ایک مرکزی کنٹرول روم کے قیام سے حکومتی کارکردگی کی نگرانی کو مزید مؤثر بنایا جائے گا۔ حکام کے مطابق صحت کے شعبے میں 250 میں سے 150 بنیادی صحت مراکز کو 24 گھنٹے فعال بنایا جا چکا ہے جبکہ جون 2026 تک مکمل ہدف حاصل کر لیا جائے گا۔ اسی طرح پولیو مہم کو مزید علاقوں تک پھیلایا گیا ہے اور ویکسینیشن کی شرح میں تقریباً 24 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ بلدیاتی خدمات میں 2,500 کلومیٹر نالوں اور سیوریج لائنوں کی صفائی مکمل کی جا چکی ہے جبکہ دیہی علاقوں میں ویسٹ مینجمنٹ سسٹم فعال ہو کر ماہانہ 4,500 ٹن کچرا جمع کر رہا ہے۔ تعلیم کے شعبے میں ایک لاکھ سے زائد طلبہ کو فرنیچر فراہم کیا گیا جبکہ ہزاروں وظائف بھی دیے گئے ہیں۔

حکام کا کہنا ہے کہ گڈ گورننس روڈ میپ 2.0 کے تحت یہ تمام اقدامات شفافیت، ادارہ جاتی کارکردگی اور عوامی خدمات کی فراہمی کو بہتر بنانے کے لیے کیے جا رہے ہیں، جن کے مثبت اثرات جلد سامنے آئیں گے۔

وادیٔ کاغان کو ماسٹر پلان کے تحت 9 زونز میں تقسیم کرنے کا فیصلہ

مانسہرہ (نمائندہ مقامی حکومت) خیبر پختونخوا حکومت نے سیاحت کے فروغ اور قدرتی حسن کے تحفظ کے لیے کاغان ویلی کو نو مختلف زونز میں تقسیم کرنے کا ماسٹر پلان حتمی شکل دے دی ہے۔ سیکرٹری سیاحت سعادت حسن نے ڈپٹی کمشنر آفس میں منعقدہ اجلاس کے دوران بتایا کہ اس منصوبے کے تحت ناران، کاغان اور بٹہ کنڈی میں مخصوص علاقوں میں ہی کمرشل، تعلیمی اور صحت کی سہولیات کی تعمیر کی اجازت دی جائے گی تاکہ وادی کا قدرتی حسن برقرار رکھا جا سکے۔ اجلاس میں ضلعی انتظامیہ، محکمہ جنگلات، وائلڈ لائف، کاغان ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور تحصیل بالاکوٹ کے نمائندوں نے شرکت کی۔ سیکرٹری سیاحت نے اپنے دورے کے دوران کاغان اور مانور ویلی کا بھی جائزہ لیا اور بالاتاسری روڈ اور چیئر لفٹ کا افتتاح کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ ماسٹر پلان گزشتہ سال اگست سے زیر غور تھا اور اب اس پر عملدرآمد شروع کیا جا رہا ہے۔ منصوبے کے تحت اسکولوں، ہوٹلوں، صحت کی سہولیات اور سیاحتی مقامات کے لیے مخصوص جگہوں کی نشاندہی بھی کر لی گئی ہے، جبکہ مانور ویلی کو بھی اس حکمت عملی میں شامل کیا گیا ہے۔ سعادت حسن کا کہنا تھا کہ حکومت سیاحت کے فروغ کے لیے اقدامات کر رہی ہے تاکہ نہ صرف ملکی بلکہ غیر ملکی سیاحوں کو بھی راغب کیا جا سکے۔ انہوں نے بتایا کہ گزشتہ عید پر تین لاکھ سے زائد سیاحوں نے خیبر پختونخوا کے مختلف سیاحتی مقامات کا رخ کیا۔ انہوں نے کہا کہ سیاحت کا فروغ مقامی آبادی کی ترقی اور خوشحالی سے جڑا ہوا ہے اور حکومت جدید انفراسٹرکچر کی فراہمی کے لیے اقدامات کر رہی ہے جبکہ صوبے کے مثبت اور نرم تشخص کو بھی اجاگر کیا جا رہا ہے۔ دریں اثنا اپر

کوہستان میں پرانی دشمنی پر فائرنگ کے نتیجے میں ایک نوجوان جاں بحق ہو گیا۔ پولیس کے مطابق واقعے کا مقدمہ درج کر کے ملزمان کی گرفتاری کے لیے چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ ادھر وفاقی وزیر برائے مذہبی امور سردار محمد یوسف نے کہا ہے کہ اس سال 1 لاکھ 79 ہزار عازمین حج کے لیے سعودی عرب میں بہترین انتظامات کیے گئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ حج پروازیں 17 اپریل سے شروع ہوں گی اور تمام تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ حج و عمرہ ایکٹ 2021 کے تحت عمرہ کو بھی باقاعدہ ریگولیٹ کرنے کے اقدامات کیے جا رہے ہیں تاکہ زائرین کو بہتر سہولیات فراہم کی جا سکیں اور غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام ممکن ہو سکے۔

ڈی پی او مہمند کا تھانہ غلنئی کا دورہ، سیکیورٹی انتظامات کا تفصیلی جائزہ

مہمند ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر (ڈی پی او) مہمند رضا محمد (QPM) نے تھانہ غلنئی کا دورہ کیا جہاں انہوں نے سیکیورٹی اور دیگر انتظامی امور کا تفصیلی جائزہ لیا۔ دورے کے دوران انہوں نے تھانے میں تعینات پولیس افسران اور اہلکاروں سے ملاقات کی اور ان کے مسائل و کارکردگی سے متعلق آگاہی حاصل کی۔ اس موقع پر ڈی پی او نے پولیس اہلکاروں کے ہمراہ افطاری بھی کی، جبکہ پولیس فورس، ملک میں امن و امان اور عوام کی سلامتی کے لیے خصوصی دعائیں کی گئیں۔ دورے کے دوران ڈی ایس پی ہیڈ کوارٹرز خالد خان، ڈی ایس پی سرکل غلنئی لیاقت علی، ڈی ایس پی پنڈیالی دلاور شاہ، ڈی ایس پی ٹریفک پیر جان محمد خان، ایس ایچ او مرادخان، لائن آفیسر عبدالصمد اور ایس آئی شیر زمین خان سمیت دیگر پولیس افسران بھی موجود تھے۔ ڈی پی او رضا محمد نے تھانے کے ریکارڈ کا معائنہ کیا اور حوالات میں موجود قیدیوں سے ملاقات کی۔ انہوں نے قیدیوں کو فراہم کی جانے والی سہولیات کا جائزہ لیتے ہوئے متعلقہ حکام کو ضروری ہدایات جاری کیں۔ انہوں نے تھانے کی سیکیورٹی کا بھی تفصیلی جائزہ لیا اور موجودہ حالات کے پیش نظر سیکیورٹی مزید مؤثر بنانے، حفاظتی اقدامات سخت کرنے اور ہر وقت الرٹ رہنے کی ہدایت کی۔ ڈی پی او نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ عوام کے جان و مال کا تحفظ ہر صورت یقینی بنایا جائے گا۔

بلدیاتی نمائندوں کی مدت سے متعلق اہم پیشرفت، وزیرِ اعلیٰ خیبر پختونخوا سے وفد کی ملاقات

پشاور (نمائندہ مقامی حکومت) وزیر اعلیٰ خیبر پختونخواہ محمد سہیل آفریدی سے بلدیاتی نمائندوں کے ایک وفد نے ملاقات کی، جس میں 15 مارچ کو بلدیاتی نمائندوں کی مدت ختم ہونے کے حوالے سے اہم امور پر تفصیلی غور کیا گیا۔ ملاقات کے دوران وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بلدیاتی نظام کے تسلسل کو یقینی بنانے کے لیے متفقہ لائحہ عمل تیار کیا جائے گا۔ انہوں نے ہدایت دی کہ اسپیکر اسمبلی حکومتی اور اپوزیشن اراکین پر مشتمل ایک خصوصی کمیٹی تشکیل دیں، جو اس معاملے پر قابل عمل سفارشات مرتب کرے۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ مذکورہ کمیٹی کا اجلاس اسی ہفتے طلب کیا جائے گا اور 15 مارچ سے قبل حتمی فیصلہ کیا جائے گا۔ کمیٹی نئے بلدیاتی انتخابات تک موجودہ نظام کو برقرار رکھنے کے مختلف آپشنز کا جائزہ لے گی۔ وزیر اعلیٰ کی یقین دہانی کے بعد لوکل کونسل ایسوسی ایشن نے آج کی مجوزہ ہڑتال مؤخر کرنے پر آمادگی ظاہر کر دی۔ کمیٹی لوکل کونسل بورڈ کے نامزد اراکین کا مؤقف بھی سنے گی۔ اجلاس میں وزیر بلدیات مینا خان آفریدی، محکمہ بلدیات کے اعلیٰ حکام شریک تھے، جبکہ بلدیاتی نمائندوں کے وفد کی قیادت حمایت اللہ مایار نے کی۔

بلوچستان

دور دراز علاقوں میں طبی سہولیات کی فراہمی کے لیے ٹیلی ہیلتھ سروسز میں توسیع ضروری، وزیرِ اعلیٰ بلوچستان

کوئٹہ (نمائندہ مقامی حکومت) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے دور دراز علاقوں تک طبی سہولیات کی فراہمی ممکن بنائی جا سکتی ہے اس لیے صوبے میں ٹیلی ہیلتھ نظام کو مزید وسعت دینا ناگزیر ہے۔ وہ جمعرات کو صحت کے شعبے سے متعلق ایک جائزہ اجلاس کی صدارت کر رہے تھے جس میں صوبے بھر میں طبی سہولیات کی بہتری، ٹیلی ہیلتھ سروسز کی توسیع اور اپر ڈیرہ بگٹی میں ماڈل ہیلتھ ڈسٹرکٹ کے قیام سے متعلق امور پر غور کیا گیا۔ اجلاس میں صوبائی وزیر صحت بخت محمد کاکڑ، چیف سیکریٹری شکیل قادر خان، سیکریٹری صحت مجیب الرحمٰن پانیزئی اور دیگر متعلقہ حکام نے شرکت کی۔ اجلاس میں بریفنگ دیتے ہوئے حکام نے صوبے میں ٹیلی ہیلتھ نظام، اپر ڈیرہ بگٹی میں ماڈل ہیلتھ پلان اور اس پر عملدرآمد کی پیش رفت سے آگاہ کیا۔ وزیر اعلیٰ نے ہدایت دی کہ اپر ڈیرہ بگٹی اور سوئی کے ہسپتالوں میں درکار عملے کی بھرتی میرٹ کی بنیاد پر کی جائے اور اس عمل میں کسی قسم کے سیاسی یا انتظامی دباؤ کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ضلعی سطح پر معیاری طبی سہولیات کی فراہمی کے لیے انتظامی امور کو جلد از جلد مکمل کیا جائے تاکہ عوام کو بروقت اور مؤثر علاج میسر آ سکے۔ اجلاس میں زرغون ہاؤسنگ اسکیم کوئٹہ میں قائم باچا خان میموریل ہسپتال سے متعلق امور پر بھی بریفنگ دی گئی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بنیادی صحت مراکز کو فعال بنا کر عوام کو ان کی دہلیز پر معیاری طبی سہولیات فراہم کی جا سکتی ہیں، جو حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ انہوں نے ٹیلی ہیلتھ نظام کو مزید مؤثر بنانے اور اس کی نگرانی کے لیے مضبوط مانیٹرنگ نظام قائم کرنے کی ضرورت پر زور دیا تاکہ شفافیت اور خدمات کے معیار کو یقینی بنایا جا سکے۔ دریں اثنا، وزیر اعلیٰ نے رکھنی-بیکار بلیک ٹاپ سڑک کی تعمیر سے متعلق ایک علیحدہ اجلاس میں بھی شرکت کی اور واضح کیا کہ ترقیاتی منصوبوں میں تاخیر کسی صورت برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے متعلقہ حکام کو ہدایت دی کہ تعمیراتی کمپنی، سپرنٹنڈنگ انجینئر اور ایگزیکٹو انجینئر منصوبے کی تکمیل تک سائٹ پر موجود رہیں تاکہ کام کی رفتار اور معیار کو یقینی بنایا جا سکے۔

مشرق وسطیٰ جنگ کے باوجود ایران کے ساتھ سرحدی تجارت جاری

کوئٹہ (نمائندہ مقامی حکومت) مشرق وسطیٰ میں جاری جنگ اور ایران میں اہم تنصیبات پر حملوں کے باوجود پاکستان اور ایران کے درمیان سرحدی تجارت معمول کے مطابق جاری ہے، جبکہ ایرانی تیل، ایل این جی اور بجلی کی فراہمی بھی برقرار ہے۔ گوادر چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے چیئرمین نوید کلمتی کے مطابق تفتان، گبد، ردان، مند، پنجگور اور دیگر سرحدی راستے کھلے ہیں اور دونوں ممالک کے درمیان قانونی تجارت بلاتعطل جاری ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ایران سے پیٹرول اور ڈیزل کی فراہمی میں ابتدائی طور پر کچھ کمی ضرور آئی، تاہم سپلائی مکمل طور پر بند نہیں ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ سپلائی میں کمی اور ذخیرہ اندوزی کے باعث ساحلی علاقوں میں ایرانی پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ مقامی مارکیٹ میں فی لیٹر قیمت 130 سے 170 روپے تک پہنچ گئی، جبکہ جنگ کے آغاز پر یہ قیمت 200 روپے تک جا پہنچی تھی۔ ایل این جی کی فراہمی کے حوالے سے بھی بتایا گیا کہ گبد، مند، پنجگور اور تفتان کے راستوں سے روزانہ ایل این جی سے بھرے ٹینکر پاکستان داخل ہو رہے ہیں۔ دوسری جانب بعض تاجروں کا کہنا ہے کہ اسمگل شدہ ایرانی تیل کی سپلائی بھی زمینی اور سمندری راستوں سے معمول کے مطابق جاری ہے اور کسی قسم کی کمی نہیں آئی۔ مکران ڈویژن کے لیے ایران سے بجلی کی فراہمی بھی بلاتعطل جاری ہے۔ کیسکو حکام کے مطابق گوادر، پنجگور اور تربت سمیت پسنی اور جیوانی کے علاقوں کو بھی ایرانی بجلی فراہم کی جا رہی ہے۔ خوراک کی فراہمی بھی متاثر نہیں ہوئی اور ایران سے کوکنگ آئل، آٹا، سبزیاں، پھل، شہد، انڈے اور دیگر اشیائے خورونوش کی ترسیل جاری ہے۔ تاہم کوئٹہ میں ایرانی مصنوعات، خصوصاً پیٹرول کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے، جہاں یہ 270 سے 300 روپے فی لیٹر تک فروخت ہو رہا ہے، جس کی وجہ ذخیرہ اندوزی اور ناجائز منافع خوری کو قرار دیا جا رہا ہے۔ ماہرین کے مطابق اگرچہ جنگ کے باوجود تجارت کا تسلسل برقرار ہے، تاہم سپلائی میں معمولی رکاوٹیں اور مقامی سطح پر ناجائز منافع خوری عوام کے لیے مشکلات کا باعث بن رہی ہیں۔

اٹھائیس برس بعد کے ایم سی کا کچرا جلانے کا پلانٹ فعال

روزانہ 10 ٹن صنعتی و طبی فضلہ تلف کرنے کی صلاحیت حاصل

کراچی: کراچی میٹروپولیٹن کارپوریشن نے شہر کو صاف اور محفوظ بنانے کی جانب اہم پیش رفت کرتے ہوئے 1998 میں نصب کیا جانے والا مگر طویل عرصے سے غیر فعال کچرا جلانے کا پلانٹ دوبارہ فعال کر دیا ہے، جو اب روزانہ 10 ٹن تک صنعتی اور طبی فضلہ محفوظ طریقے سے تلف کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ میئر کراچی مرتضیٰ وہاب نے ضلع کیماڑی کے علاقے میوہ شاہ میں واقع گٹر باغیچہ کے مقام پر پلانٹ کی مرمت اور بحالی کے منصوبے کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر کونسل کے ڈپٹی پارلیمانی لیڈر دل محمد، یوسی چیئرمین علی رضا ندا اور دیگر منتخب نمائندے بھی موجود تھے۔

میئر نے اس پیش رفت کو "صاف و سرسبز کراچی" کی جانب ایک بڑی کامیابی قرار دیا۔ صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے میئر نے کہا کہ کراچی کی آبادی میں اضافے کے ساتھ خطرناک فضلے کی مقدار بھی بڑھ رہی ہے۔ صنعتی فضلہ نالوں میں پھینکے جانے اور استعمال شدہ سرنجوں اور خون کی تھیلیوں سمیت طبی کچرا ساحلِ سمندر تک پہنچنے کی شکایات سامنے آتی رہی ہیں، جس سے ماحولیاتی آلودگی اور عوامی صحت کے خطرات میں اضافہ ہوا۔ ان کا کہنا تھا کہ اس پلانٹ کی بحالی سے صنعتی اور طبی فضلے کی آلودگی کو صفر کی سطح تک لانے میں مدد ملے گی۔ تقریب کے شرکا کو بتلایا گیا کہ یہ پلانٹ 1995 میں دو بڑے درجے کی مشینیں خریدنے کے بعد 1998 میں نصب کیا گیا تھا تاہم برسوں تک مؤثر انداز میں کام نہ کر سکا۔ صورتحال کی سنگینی کو مدنظر رکھتے ہوئے 2025 میں اس کی بحالی اور جدید "سائیکلون ٹیکنالوجی" سے اپ گریڈ کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور دس ماہ میں اسے دوبارہ فعال بنا دیا گیا۔ میئر کے مطابق نئی ٹیکنالوجی کے ذریعے اب یہ پلانٹ روزانہ 10 ٹن تک صنعتی اور طبی فضلہ محفوظ انداز میں جلا سکتا ہے جبکہ کاربن مونو آکسائیڈ کو کم کرنے کا نظام بھی نصب کیا گیا ہے، جس سے مضر اخراج میں کمی آئے گی اور ماحول دوست عمل کو یقینی بنایا جا سکے گا۔ میئر نے کہا کہ جن صنعتوں اور اسپتالوں کے پاس فضلہ ٹھکانے لگانے کا مناسب انتظام نہیں، وہ کے ایم سی سے رابطہ کریں، اور سی کی گاڑیاں ان کے احاطوں سے فضلہ جمع کریں گی۔ انہوں نے خبردار کیا کہ فضلہ مناسب طریقے سے تلف نہ کرنے والے اسپتالوں اور کارخانوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے مزید بتایا کہ سمندر کو ماحول دوست بنانے کے لیے ٹی پی ون کو دوبارہ فعال کیا جا رہا ہے اور 20 ملین گیلن یومیہ گنجائش کے پائلٹ منصوبے کا پہلا مرحلہ مکمل ہو چکا ہے۔ صاف شدہ پانی کو صنعتی استعمال میں لانے کا عمل بھی شروع کیا جا چکا ہے اور بلدیہ آباد میں ٹی پی ون کا باقاعدہ افتتاح جلد کیا جائے گا۔ میئر نے کہا کہ شہر بھر میں بلا امتیاز ترقیاتی کام جاری ہیں، کینٹل کالونی میں فلائی اوور مکمل ہو چکا ہے جبکہ عظیم پورہ فلائی اوور پر کام تیزی سے جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ میوہ شاہ قبرستان، جو کبھی خستہ حالی کا شکار تھا، اب نمایاں بہتری کی مثال بن چکا ہے۔

لائیو اسٹاک مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم کے اجرا سے دیہی معیشت جدید خطوط پر استوار ہوگی: وزیر اعلیٰ سہیل آفریدی

پشاور: محمد سہیل آفریدی نے کہا ہے کہ لائیو اسٹاک کا شعبہ دیہی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے اور صوبائی حکومت اس اہم شعبے کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لیے جامع ڈیجیٹل مینجمنٹ فریم ورک متعارف کرا رہی ہے۔ انہوں نے یہ بات پشاور میں وزیر اعلیٰ ہاؤس میں منعقدہ تقریب کے دوران لائیو اسٹاک مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم (ایل ایم آئی ایس) کے باقاعدہ اجرا کے موقع پر کہی۔ وزیر اعلیٰ سیکریٹریٹ سے جاری بیان کے مطابق یہ اقدام ڈیجیٹل گورننس کی جانب ایک اہم پیش رفت ہے جس کا مقصد لائیو اسٹاک سیکٹر میں خدمات کی فراہمی کو مضبوط بنانا اور شفافیت کو یقینی بنانا ہے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ایل ایم آئی ایس انتظامی امور کو منظم بنانے، کارکردگی میں بہتری اور شفافیت کے فروغ میں مددگار ثابت ہوگا۔ ان کے مطابق اس نظام سے مویشی پال حضرات کو براہِ راست فائدہ پہنچے گا کیونکہ ویٹرنری خدمات تک رسائی بہتر ہوگی اور ادارہ جاتی احتساب کو تقویت ملے گی۔ انہوں نے اس اقدام کو لائیو اسٹاک کے شعبے میں اصلاحات کے نئے دور کا آغاز قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس کے نتیجے میں عوامی خدمات کی فراہمی میں قابلِ پیمائش بہتری آئے گی۔ اس موقع پر سیکریٹری لائیو اسٹاک ظریف المعانی نے گزشتہ دو ماہ کی پیش رفت پر بریفنگ دی اور بتایا کہ ڈیجیٹلائزیشن کے اقدامات سے نگرانی کے نظام میں بہتری اور حکمرانی میں شفافیت کو فروغ ملا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے متعلقہ حکام کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے ہدایت کی کہ ڈیجیٹلائزیشن مہم کو صوبہ بھر میں مؤثر انداز میں نافذ کیا جائے اور درست ڈیٹا اندراج کو یقینی بنایا جائے۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ ایل ایم آئی ایس کے تحت ایک ٹول فری لائیو اسٹاک ہیلپ لائن بھی قائم کی جائے گی جس کے ذریعے کسانوں کو ماہرین سے براہِ راست تکنیکی رہنمائی اور مشاورتی خدمات حاصل ہوں گی۔ بریفنگ میں مزید بتایا گیا کہ اس نظام کے ذریعے لائیو اسٹاک خدمات کو ایک مرکزی ڈیجیٹل پلیٹ فارم سے منسلک کر دیا گیا ہے، جو کسانوں، ویٹرنری اسپتالوں، موبائل ویٹرنری یونٹس، فیلڈ اسٹاف اور تحقیقی اداروں کو ایک مربوط ڈیجیٹل انٹرفیس کے تحت جوڑے گا۔ حکام کے مطابق ویکسینیشن، علاج اور مصنوعی نسل کشی کی خدمات کی ڈیجیٹل نگرانی کی جائے گی تاکہ کارکردگی اور جوابدہی کو یقینی بنایا جا سکے۔ صوبے میں پہلی بار مویشی پال افراد اور جانوروں کا جامع جیو ٹیگڈ ڈیٹا بیس تیار کیا جائے گا، جس میں نسل، عمر اور جنس کی بنیاد پر ڈیجیٹل ریکارڈ رکھا جائے گا جبکہ ادویات اور ویکسین کی خریداری اور استعمال کی بھی مانیٹرنگ کی جائے گی۔ بیان کے مطابق نئے فریم ورک کے تحت جانوروں کی شناخت کیو آر کوڈ کے ذریعے کی جائے گی اور بیماریوں کی بروقت نشاندہی اور فوری ردعمل کے لیے ریئل ٹائم ڈیزیز سرویلنس نظام قائم کیا جائے گا، جس سے بیماریوں کی روک تھام اور کنٹرول کے نظام کو مزید مؤثر بنایا جا سکے گا۔